ہم اعمال کی کتاب کے اختتامیہ حصہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اعمال کی کتاب پہلے باب کی ۸ویں آیت کے گرد گھومتی ہے۔ یہ وہ حکم ہے جو یسوع مسیح کی طرف سے شاگردوں کو ملا اور تمام شاگردوں اور رسولوں نے رُوح القدس کی اس تحریک اور یسوع مسیح خوشخبری کی گواہی کے لئے خدمت انجام دی۔ جس کا آغاز یروشلیم سے ہوا۔ اور یروشلیم سے شروع کر کے زمین کی انتہا تک خداوند یسوع مسیح کی گواہی دی۔ گواہی کا یہ سلسلہ رومہ کی طرف بڑھ رہاتھا۔ روم مذہبی اور معاشرتی اعتبار سے یروشلیم کے مدِ مقابل تھا۔ کیونکہ روم کے لوگ غیر قوم تھے۔ اور یہودی اُن سے کسی قسم کا برتاؤ نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن روم برسرِ اقتدار تھا اور یروشلیم اس کے ماتحت تھا۔ لیکن رومہ کے لوگ اپنے اختیار اور فوجی عسکریت کی وجہ سے زور میں تھے۔

گواہی کا یہ حکم یسوع مسیح کی طرف سے دِیا گیا تھا۔ اور شاگردوں نے بھی خداوند کی تابعداری کی اور اُس کی قیامت اور جی اُٹھنے کی گواہی جا بجا نہ صرف یہودیوں میں بلکہ غیر قوموں میں بھی دی۔ اسی کے نتیجہ میں ابتدائی کلیسیا قائم ہو۔اور ابتدائی کلیسیا نے بھی ایذا رسانی کے باوجود یسوع مسیح کی گواہی دینا جاری رکھا۔ اُن کی مشکلات خوشخبری کی راہ میں رکاوٹ نہیں تھیں۔ کیونکہ جہاں کہیں وہ جاتے گواہی دیتے تھے۔

اعمال کی کتاب میں ہم نے یروشلیم کے اندر شہر میں مختلف جگہوں پر، ہیکل میں اور صدر عدالت اور بزرگوں کے سامنے یسوع مسیح کے نام کی گواہی سُنی ہے۔ قید میں، بازار میں، افسس میں، کرنتھس میں، شخصی گفتگو میں، اورپولس ور برنباس اور دوسرے رسولوں نے سبت کے دن، ہفتہ کے عام دنوں میں ہر جگہ خوشخبری کا کام کِیا، ایذا رسانی بھی برداشت کی۔

اب ہم اعمال کی کتاب کے ۲۵ویں باب کا مطالعہ کر رہے ہیں پولس رسول رومی سرداروں اور عہدیداروں کے سامنے بھی گواہی پیش کر رہا ہے۔ یوں خداوند خدا خوشخبری کے بھید کو ہر ایک شخص پر ظاہر کر رہا ہے اور رسولوں کو خوشخبری کے لئے کثرت سے استعمال کر رہا ہے۔ پولس رسول نے غیر اقوام میں گواہی دی۔ اور کلیسائیں قائم کیں اس کا گواہی اُس یروشلیم کی کونسل میں دی۔ اور اپنے مشنری سفر کی کامیابی کی رپورٹ کلیسیا کے بزرگوں کو دی۔ ہم نے اس باب میں دیکھا جب پولس کلودیس لوسیاس کے سامنے اور یہودی صدر عدالت والوں کے سامنے اُن کے جوابات دے رہا تھا، اور وہ اُس پر طرح طرح الزامات لگا رہے تھے۔ اور ہم نے دیکھا کہ یہودی صدر عدالت کے لوگ اور عام یہودی کس قدر اُس کے خلاف تھے اور اُس قتل کرنے کے منصوبے کر رہے تھے۔ اور نہ صرف یہودی بلکہ رومی حاکم فیلکس نے بھی چالاکی کی۔ اور پولس پر کسی قسم جرم ثابت نہ ہونے کے باوجود اُسے قید ہی میں رہنے دیا۔ کیونکہ اُس نے اپنے اقتدار کو معتبر سمجھا اور یہودیوں کو اپنا احسان مند کرنے کے لئے پولس کے حق میں کوئی فیصلہ نہ دیا، حالانکہ اُس کے اختیار میں تھا۔ کہ وہ پولس کے بارے میں فیصلہ صادر کرے۔ تاہم اُس نے پولس سے رشوت کی توقع کی۔ لیکن پولس نے اس امر میں فیلکس کی بات نہیں مانی۔

لیکن رُوحانی اعتبار یہ بات قابل اعتراض نہیں کیونکہ اس سارے معاملہ میں خدا کا ہاتھ کارفرما تھا، خدا پولس کو اپنی گواہی کے لئے رومہ میں استعمال کرنا چاہتا تھا۔ پولس اگرچہ غیر اقوام میں دور دراز خدمت کا کام کر چکا تھا، اب خدا اُسے رومہ میں اپنی گواہی کے لئے لے جانا چاہتا تھا۔ اسلئے پولس نے قید میں، مشکل میں جہاں کہیں اُس کی خدمت کی ضرورت تھی، اُس نے گواہی دی۔ اور خوشخبری کا کام کیا۔ پس نے اپنی بُلاہٹ کا

جواب پورے ایمان سے دیا۔ پولس کو جہاں کہیں موقع ملا اُس نے خوشخبری دینے سے گریز نہیں کیا اور ہر طرح سے خطرے کے باوجود یسوع مسیح کے نام کی گواہی دی۔ یسوع کے بارے میں بتایا۔ اُس کے وسیلہ سے ابدی نجات کی خوشخبری دی۔ پولس نے یہودی صدر عدالت کے ساتھ علمِ الٰہی کے مطابق بات کی۔ کیونکہ اُس پر لگائے گئے الزام مذہبی بنیاد کے تھے۔ اس لئے اُس نے تمام الزامات کا جواب علمی اور ادبی اعتبار سے شریعت کے مطابق دیا۔

اسکے بعد پولس نے غیر قوم رومی حاکموں کے سامنے بھی ان باتوں کا بیان کِیا اور اُس پر لگائے الزام کو بے بنیاد ثابت کِیا۔ اوریہودی مخالفین پولس کے خلاف اُن الزامات کو ثابت نہیں کر سکے تھے۔ اعمال ۲۴ ویں باب میں فیلکس کے سامنے پولس کی مقدمہ کی پیشی کا بیان ملتا ہے۔ لیکن فیلکس نے پولس کے حق میں کوئی بہتر فیصلہ نہیں کیِا بلکہ اُسے قید ہی میں رہنے دیا۔ پولس گزشتہ دو برس سے رومیوں کی قید میں تھا، حالانہ اُس پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد تھے ۔

پولس کے خلاف کسی قسم کا فیصلہ بغیر ثبوت کے نہیں لیِا جا سکتا تھا کیونکہ وہ رومی شہری تھا۔ پولس رسول دو سال تک قید میں رہا، لوقا کے لئے یہ بڑا استحقاق تھا کہ وہ ان دو سالوں میں خوشخبری کا کام جاری رکھے۔ کُرنیلس قیصریہ ہی کا رہنے والا تھا۔ ان دنوں لوقا نے کُرنیلیس اور دوسرے مسیحی ایمانداروں کے ساتھ رفاقت رکھی۔ اُس نے پولس کی قید کے باوجود خوشخبری کا کام جاری رکھا۔ اور جن کلیسیاؤں کو پولس نے قائم کیِا تھا وہاں خوشخبری پھیلاتا رہا۔

فیلکس نے پولس کو قید ہی میں رہنے دیا۔ اور پولس کو بُلا بُلا کر اُس سے بات کرتا تھا کیونکہ وہ اُس سے رشوت کا امید وار تھا۔ یوں پولس تقریباً دو برس تک قید میں رہا۔ فیلکس کی تبدیلی ہو گئی ۔ اوراُس کی جگہ فیستُس گورنر مقرر ہوا۔ فیستُس قیصریہ میں حاکم مقرر ہوا۔ اُس نے بھی سیاسی ماحول کو برقرار رکھنے اور یہودیوں کو احسان مند کرنے کی غرض سے پولس کے حق میں فیصلہ نہیں دیا۔ حالانکہ وہ بے قصور تھا۔

اعمال ۲۵ ویں باب کی ۱۳ویں آیت میں ہم ہیرودیس اگرپا کے خاندان کا ذکر پڑھتے ہیں۔ فلسطین میں اس خاندان کا کافی سیاسی اثرو رسوخ تھا۔ یہ خاندان تقریباً ایک صدی سے سیاست میں تھا۔ ہیرودیس اعظم سے اس خاندان کے سیاسی ماحول کی بنیاد ملتی ہے۔ اور ہیرودیس اعظم کا بائبل مقدس کے نئے عہدنامہ کا سرگرم کردار مانا جاتا ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت اُس نے یروشلیم میں دو دو سال کے بچے قتل کروا دئے تھے۔ وہ بڑا ظالم بادشاہ تھا۔

ہیرودیس بادشاہ رومی قیصر کے بڑا گہرا دوست تھا۔یوں وہ اپنی سلطنت کے حصہ میں مرضی کا مالک تھا۔ اگرِپّا ۳۷ عیسوی کو برسراقتدار ہوا۔ یہ ''اگرپا'' ہیرودیس اگرپا اول کا بیٹا تھا۔ ہیرودیس اگرپا اوّل نے اعمال ۱۲ ویں باب میں یعقوب کو قتل کروایا تھا۔

اگرِپّا اپنے باپ کی وفات کا کم عمر تھا۔ اسلئے اُسے فوراً باپ کی جگہ باپ کی جگہ جانشین مقرر کرنا مناسب نہیں تھا۔ لیکن بعد میں کلودیس نے اگرِپّا کو بادشاہ کا لقب دیا اور اُسے فلسطین کا شمالی اور شمال مشرقی علاقہ دیا۔ اعمال ۱۲ویں باب میں ہیرودیس اگرِپّا اول ہے۔ اور اعمال ۲۵ ویں باب میں جس اگرِپّا کا ذکر ہم پڑھ رہے

ہیں یہ اگرِپّا دوم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ نئے عہدنامہ میں ہم ہیرودیاس کا ذکر بھی پڑھتے ہیں۔ اس کی شادی اُس کے ماموں فلپس سے ہوئی تھی لیکن جب فلپس کے بھائی ہیرودیس انتپاس نے ہیرودیاس کو دیکھا تو وہ اُس پر فریفتہ ہو گیا۔ اور اُسے لے لیا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے ہیردیس انتپاس کو ملامت کی ۔ جس پر بادشاہ نے یوحنا کو قید میں ڈال دیا۔ ہیرودیاس نے یوحنا کے الزام کو دل میں رکھا۔ جب اُس کی بیٹی سلومی نے جو فلپس سے پیدا ہوئی تھی، دربار میں ناچ کر بادشاہ ہیرودیس انتپاس کو خوش کِیا تب سلومی کی ماں نے اُسے سکھایا کہ وہ یوحنا اصطباغی کا سر مانگ لےاوریوحنا اصطباغی اس خاندان کی سیاست کے باعث قتل ہوا۔

ارخلاؤس ، ہیرودیس اعظم کا بڑا بیٹا تھا جو اپنے باپ کی وفات کے بعد فلسطین کا بادشاہ مقرر ہواتھا۔ اور جب مریم اور یوسف ہیرودیس اعظم کے دور میں مصر کو چلے گئے تھے۔ تو اُس کی وفات کے بعد جب اُس کا بیٹا ارخلاؤس اُس کی جگہ حکومت کرنے لگا تو پھر واپس اُس جگہ آنے سے ڈرے اور ناصرۃ نام شہر میں جا کر رہنے لگے۔کیونکہ ہیرودیس اعظم کی وفات کے بعد اُنہیں یہ ہدایت ملی کہ بچے کو لے کر مصر سے واپس آئیں۔ یوں مریم اور یوسف نے فلسطین کے علاقے بیت لحم میں جانے کی بجائے گلیل کے صوبہ کے شہر ناصرۃ کا رخ کِیا۔

اعمال کی کتاب میں قیصریہ نام کے دو شہروں کا ذکر ہے۔ جن میں ایک قیصریہ ہے جس کا ذکر ہم آج اعمال ۲۵ ویں باب میں پڑھ رہے ہیں۔ اور کُرنیلیس اسی شہر کا رہنے والا تھا۔ یہ شہر بڑی بندرگار پر واقع تھا۔ اس کے علاوہ دوسرا شہر قیصریہ فلپی ہے۔ یہ فلسطین کا شمال مشرقی علاقہ تھا۔ یہ یہودیہ سے ذرا فاصلے پر واقع تھا۔ یہ وہی مقام ہے جہاں یسوع مسیح کے جواب میں پطرس نے کہا تھاکہ تُو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ متی کی انجیل میں پطرس اور یسوع مسیح کے مابین یہ گفتگو درج ہے۔

برنیکے اگرپا دوم کی بہن تھی۔ تاہم تاریخ میں اس کا کردار اچھا نہیں تھا۔ یہودی مورخ یوسیفس بیان کرتا ہے کہ یہ بدکار عورت تھی۔ اُس نے متعدد شادیاں کِیں ۔اگرپا دوم پڑھا لکھا شخص تھا۔ اور وہ نیرو قیصر کے ساتھ پلا بڑا تھا۔ علمی اعتبار سے اگرپا دوم ایک قابل شخص تھا۔ اعمال ۲۵ ویں باب کی ۱۳ ویں آیت میں اسی اگرپا کا ذکر ہے۔ اس نے نیرو کے ساتھ دوستی کی وجہ سے قیصریہ فلپی کا علاقہ نیرو کے نام پر نیرو نیاس رکھ دیا۔ یروشلیم کا علاقہ اس کے ماتحت نہیں تھا کیونکہ یہ یہودیہ میں آتا ہے۔ اور یہودیہ فیستس کے ماتحت تھا۔

''اور کچھ دن گزرنے کے بعد اگرپا بادشاہ اور برنیکے نے قیصریہ میں آکر فیستُس سے ملاقات کی۔ؔاور اُن کے کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد فیستُس نے پولس کے مقدمہ کا حال بادشاہ سے یہ کہہ کر بیان کِیا کہ ایک شخص کو فیلکس قید میں چھوڑ گیاہے۔ؔ جب مَیں یروشلیم میں تھا تو سردار کاہنوں اور یہودیوں کے بزرگوں نے اُس کے خلاف فریاد کی اور سزا کے حکم کی درخواست کی۔ؔ اُنکو مَیں نے جواب دیا کہ رُومیوں کا یہ دستور نہیں کہ کسی آدمی کو رعایتہً سزا کے لئے حوالہ کریں جب تک کہ مُدعا علیہ کو اپنے مُدعیوں کے رُو برُو ہو کر دعویٰ کے جواب دینے کا موقع نہ ملے۔ پس جب وہ یہاں جمع ہوئے تو مَیں نے کچھ دیر نہ کہ بلکہ دوسرے ہی دن تختِ عدالت پر بیٹھ کر اُس آدمی کو لانے کا حکم دیا۔ؔ'' (اعمال25:13-17)

فیستُس کی عدالت میں پولس کی پہلی پیشی کے کچھ دن بعد اگرپا دوم اور اُس کی بہن برنیکے نئے تقرر پر فیستس کو مبارکباد دینے قیصریہ میں آئے۔ قیصریہ میں انہوں نے کافی دن گزارے۔ اس دوران فیستُس نے

فیصلہ کیا کہ پولس نام قیدی کے مقدمے کے سلسلے میں جو مشکل ہے وہ اگرِپا سے بیان کرے۔ پہلے تو اُس نے بیان کِیا کہ یہودی مطالبہ کرتے ہیں کہ مقدمہ کی باضابطہ کاروائی کے بغیر ہی پولس کو سزا کا حکم سنایا جائے۔ پھر اُس نے مزید بتایا کہ اُس نے کس طرح باضابطہ پیشی پر اصرار کِیا کہ مُدعا علیہ کو اپنے مُدعیوں کے رُوبرو ہو کر دعویٰ کے جواب دینے کا موقع ملا تاکہ اپنادفاع کر سکے۔

فیستُس جانتا تھا کہ اگرپا دوم کس قدر صاحب اختیار اور خاندانی سیاستدان ہے اور وہ نیرو قیصر کے ساتھ اُس کے ذاتی تعلقات سے بھی واقف تھا۔ پس اُس نے اپنے دفاع میں بات کی۔ اور پولس کے بارے میں سارے مقدمہ کی خبر سنائی اور پولس کے مقدمہ کا سارا حال بھی بیان کِیا۔

جن معاملات کو اب اگرپا کے سامنے بیان کِیا جا رہا تھا خوشخبری کی گواہی کے لئے یہ وقت بڑی قیمتی تھا کیونکہ اِس کے چند سال بعد ہی رومیوں کے ساتھ یہودیوں کی جنگ ہوئی اور یروشلیم کی ہیکل مکمل طور پر مسمار کر دی گئی۔ اس بات میں فیستُس نے پولس کے مقدمہ کا سارا حال بیان کِیا جس میں پولس نے یہودیوں کی طرف سے لگائے گئے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا۔ اور یہودی کوئی بھی الزام پولس پر ثابت نہیں کر سکے ۔ فیستس نے اگرپا سے پولس کا حال بیان کِیا اور اُس سے مشورہ لینا چاہا کہ وہ پولس کے مقدمہ کے نتیجہ کس طرح اخذ کرے۔ اُس نے بیان کِیا کہ وہ مدعیوں اور ملزم کی پیشی کی کاروائی کر چکا ہے۔ اور پولس پر کسی قسم کا ایسا قصور ثابت نہیں ہوتا۔

''مگر جب اُس کے مدعی کھڑے ہوئے تو جن برائیوں کا مجھے گمان تھا اُن میں سے اُنھوں نے کسی کا الزام اُس پر نہ لگایا۔'' (اعمال 25:19)

فیستُس نے مزید بیان کیا کہ جب پیشی ہوئی تو اُسے معلوم ہوا کہ قیدی حکومت کے خلاف کسی قسم کے جرم میں ملوث نہیں۔ جو کچھ فیستُس کی توقع تھی، یہودیوں کے الزامات اور موقف بالکل فرق تھا۔ کیونکہ پولس کسی معاشرتی گناہ کا مرتکب نہیں تھا۔ اور نہ ہی اُس نے رومی حکومت کے قوانین کی خلاف ورزی تھی۔ بلکہ یہ محض یہودیوں کا حسد تھا۔ جس کے باعث وہ پولس کے خلاف بولتے اور اُسکے قتل کے خواہاں تھے۔

فیستُس نے یہ باتیں اگرپا سے یہ باتیں اسلئے بیان کیں کیونکہ اُس کا خاندان ایک صدی سے اس خطہ زمین پر حاکم تھا۔ اور وہ اس سرزمین بالخصوص یہودی قوم کے بارے میں جانتے تھے۔لٰہذا فیستُس نے خیال کیا کہ وہ اگرپا سے مدد لے تاکہ پولس کے بارے میں بہتر فیصلہ کر سکے۔

''بلکہ اپنے دین اور کسی شخص یسوع کی بابت اُس سے بحث کرتے تھے جو مر گیا تھا اور پولس اُسے زندہ بتاتا ہے۔'' (اعمال25:19)

اس آیت میں مذکور پولس کا ایمان ہی تمام یہودی اور رومی عدالتوں میں مقدمہ کا باعث بنا ہوا تھا۔ یسوع مسیح کا نام ہی یہودیوں کے نفرت کا باعث تھا۔ کیونکہ اس پہلے بھی سنہیڈرن یسوع مسیح کی مصلوبیت کا سبب تھی۔ اور پولس اس یسوع مسیح کی قیامت کا گواہ تھا۔ کہ وہ جی اُٹھا ہے۔ یوں پولس رسول یسوع مسیح کے نام کی منادی کر رہا تھا۔ لیکن یہودی اس بات پر غضب ناک تھے کیونکہ پولس کی منادی اور یسوع مسیح

کے نام کی گواہی کے باعث بہت سے یہودی یسوع پر ایمان لا چکے تھے۔ جب سے پولس پر مقدمہ کیا جا رہا ہے پہلی بار یسوع کا نام شامل کیا گیا ہے۔ جس کی قیامت کا پولس گواہ ہے۔ اور یہودی اُس کے خلاف ہیں اور یسوع کے حق میں اُس کی قیامت قبول نہیں کرتے ۔

یہ وہ گواہی تھی جو اُس نے دمشق کی راہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھی اور اُس پر ایمان لایا تھا کہ یسوع مسیح مر گیا تھا، اور اب زندہ ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح اُس پر ظاہر ہوا تھا، جب پولس دمشق کی راہ میں جا رہا تھا تاکہ مسیحیوں کو قتل کرے اور یسوع مسیح ناصری کے نام پر ایمان لانے والوں اور اس طریق کے ماننے والوں کو دکھ دے اور اُنہیں باندھ کر لائے اور یروشلیم میں بزرگوں کے سامنے حاضر کرے۔ لیکن پولس ابھی دمشق میں داخل نہیں ہوا تھا جب خداوند یسوع مسیح کی اُس پر ظاہر ہوا اور فرمایا کہ اے ساؤل! اے ساؤل! تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ اور ہم اس سے پہلے بھی کئی بار مسیحی علمِ الٰہی کے مطابق یسوع مسیح کے مُردوں میں جی اُٹھنے کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ اور یسوع مسیح کے ظہور کا بھی ذکر کیا ہے کہ کس طرح پولس کے ساتھ یسوع مسیح نے ملاقات کی۔ اور ہم کلیسیا کے بیان میں یسوع مسیح کا ذکر کر چکے ہیں کہ کلیسیا مسیح کا بدن ہے۔ ہم اپنی اپنی جگہ اُس کے اعضا کے طور پر کلیسیا کی خدمت کرتے ہیں۔ یسوع مسیح کلیسیا کا سر ہے۔ اور ہم اُس کے اعضا ہیں۔

لٰہذا جب بھی یسوع مسیح کی قیامت کی بات ہوتی ہے۔ وہ یسوع مسیح کی قیامت کے حق میں دلائل دیتا ہے۔ اوراس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاہم فریسیوں کے سوا کوئی بھی مُردوں کی قیامت کو نہیں

مانتا، صدوقی اس بات میں پولس کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ وہ فرشتوں اور مُردوں کی قیامت کو نہیں مانتے۔ لیکن یہ بات ہمارے ایمان کو تقویت دیتی ہے کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا ہے۔

اور اُس پر ایمان رکھنے کے باعث ہم بھی مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے۔ یہاں فیستُس نے بالخصوص یسوع کا نام لے کر اگرپا بادشاہ کو رپورٹ دی کہ وہ یسوع نام کی جی اُٹھنے کی بابت قید میں ہے۔ اور یہودیوں نے پولس پر اس بات کا مقدمہ کیا ہے۔

مُردوں کی قیامت پر تو فریسی بھی ایمان رکھتے تھے۔ فریسی مکتبہ فکر کے لوگوں کی کثرت تھی۔ اور وہ موسیٰ کی شریعت کے ساتھ ساتھ انبیا کے صحائف پر بھی ایمان رکھتے تھے۔ جبکہ صدوقی نبیوں کے صحائف پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔یسوع مسیح کے جی اُٹھنے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے حق میں پولس کے دلائل واضح تھے۔ اور کوئی بھی اُس کے دعوؤں کے جواب کی نفی نہیں کر سکا۔ یعنی یہودی جو الزام پولس پر لگارہے تھے اُن میں سے کوئی بھی پولس کے خلاف ثابت نہیں کر سکے تھے۔ پولس رسول مسیحی ایمان سے پہلے بھی ایمان رکھتا تھا کہ خدا کے پاس مُردوں کی قیامت کا اختیار ہے۔ اور اب پولس اس بات کا بھی گواہ تھا کہ خدا نے پولس کے حق میں اس بات کو سچ کر دیا کہ اُس نے یسوع مسیح ناصری کو مُردوں میں سے جِلایا۔

جب ہم پڑھتے ہیں کہ خدا نے یسوع مسیح ناصری کو مُردوں میں سے جِلایا تو پولس نے مسیحی علمِ الٰہی کو پیش کرتے ہوئے انبیا کی پیشن گوئیوں کا ثبوت دیتے ہوئے یہودیوں پر یسوع مسیح کی قیامت کا ذکر کیا۔ یقیناً

مسیحیوں کے لئے بات ایمان افروز ہے۔ لیکن یہودیوں کے لئے یہ بات غیظ و غضب کی تھی۔ وہ یسوع مسیح کی قیامت کی گواہی دینے پر پولس کے خلاف تھے۔

پولس رسول اِس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ خُدا نے یسوع کو مُردوں میں سے جِلایا ہے۔ پولس کے خلاف مقدمہ کی یہ کیفیت تھی کہ خدا نے یسوع کو مُردوں میں سے جِلایا ہے۔ یہاں بات واضح ہو کہ پولس فریسیوں کی طرح مُردوں کی قیامت کی عمومی بات نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ بالخصوص یسوع مسیح کا نام لے مُردوں کی قیامت کی گواہی دے رہا تھا اور یسوع مسیح کے حق میں یہ کہتا تھا کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا ہے۔ کیونکہ وہ براہِ راست یسوع مسیح ناصری سے ملاقات کر چکا تھا۔ اور اُسے دیکھ لِیا تھا۔

پولس رسول نے اتھینے میں بھی یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی گواہی دی ۔ اسی طرح بعد ازاں کلیسیا کے بزرگوں نے بھی یسوع مسیح کے حق میں یہ گواہی دی۔ تیسری صدی مسیحی میں ترطلیان نے بھی مسیح کے حق میں قیامت کا باقاعدہ مضمون لکھا۔

فیستُس اس آیت مذکورہ میں یسوع مسیح کے ناصری کے بارے میں بیان کرتا ہے جس کے حق میں پولس گواہی دیتا ہے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا ہے۔ رومی زمانہ میں یسوع مسیح سے صلیبی موت سے پہلے رومیوں نے بہت سے باغی یہودیوں کو مصلوب کیا تھا۔ اُن دنوں میں یہ سزا رومی حکومت کی طرف سے سزائے موت تھی۔ لیکن یہودیوں نے یسوع مسیح کو خود مصلوب کروایا۔ اور اُس کے حق میں حکومت کو اپیل کی، اور لوگوں سے گورنر کے سامنے بلوا کروایا کہ یسوع مسیح مصلوب ہو۔

فیستُس یہ فیصلہ کرنے کے لئے مشکل تھا کہ پولس کا مقدمہ کیا ہے، جس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مُردہ ہے پولس اُس کے حق میں کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے۔

''چونکہ مَیں ان باتوں کی تحقیقات کی بابت اُلجھن میں تھا اسلئے اُس سے پوچھا کیا تُو یروشلیم میں جانے کو راضی ہے کہ وہاں اِن باتوں کا فیصلہ ہو؟۔'' (اعمال25:20)

پولس رسول یسوع مسیح کی قیامت کا گواہ تھا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث مسیحی علمِ الٰہی کی گواہی پیش کر رہا تھا۔ لیکن فیستُس اور پولس کے مدعی پولس کے خلاف تھے کہ پولس کیوں یسوع مسیح کو زندہ کہتا ہے ۔ فیستُس اس امر میں فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ پولس کے حق میں کیاکہے کیونکہ وہ دو برس سے قید میں تھا اور اُس پر کسی قسم کا کوئی معاشرتی الزام ثابت نہیں ہوا تھا۔

مسیح یسوع کو بھی یہودیوں نے اپنی غضب کا نشانہ بنایا اور گورنر پیلاطس کی حکومت میں اُسے مصلوب کیِا گیا۔ اس کے بعد مسیحیوں کو ناصریوں کا بدعتی فرقہ قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف بھی صف آرائی کی اور انہیں مارا ۔ ابتدا میں تو پولس خود علمبردار تھا کہ مسیحیوں کو مارے اور اُنہیں قتل کرے۔ ستفنس کو یہودیوں کو قتل کیِا اور پولس کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ بھی پولس کے قتل پر راضی تھا۔ جب پولس منادی کرنے لگا تو بہت سے کلیسیاؤں کو قائم کیِا اور پولس نے غیر قوم لوگوں کی ایذا رسانی برداشت کی اس کے ساتھ اُس نے یہودیوں سے بھی دکھ سہے۔ یروشلیم میں جب پولس ایک لمبے عرصہ کے بعد داخل ہوا ہے تو اُس کے خلاف لوگوں نے بلوا کیِا اور ایک بڑا ہجوم اکٹھا ہوا تاکہ پولس کو ماریں ۔ اور اُسے قتل کر ڈالیں۔

فیستُس نے اگرپا کو بتایا کہ اُس نے پولس کو یروشلیم بھیجنے کی پیش کش کی تھی۔ مگر پولس نے انکار کیا۔

پولس کی منادی یہ رہی ہے کہ خدا نے یسوع مسیح کو مُردوں میں سے جِلایا ہے اور وہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے کلیسیا کو قائم کر کے اپنی جماعت تیار کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے وہ لوگوں کو نئی زندگی اور ابدی بادشاہی میں داخلہ کی خوشخبری دے۔

پولس نے فیستُس کی پیشکش نا منظور کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہودی اُسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ راہ میں اُسے ہلاک کر دیں گے۔ کیونکہ پہلے بھی ایسا ہو چکا تھا جب پولس کو خبر دی گئی تھی کہ یہودی صدر عدالت کے لوگ اُسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ تو رومی سردار نے پولس کو یروشلیم سے قیصریہ میں بھیج دیا تھا اور یہ مقدمہ فیلکس کے سامنے پیش کیا کہ وہ فیصلہ کرے۔ یوں فیستُس ان تمام باتوں کا بیان اگرپا کے سامنے کر رہا تھا۔اور سارے مقدمہ کی تفصیل بیان کی۔

،،مگر جب پولس نے اپیل کی کہ میرا مقدمہ شہنشاہ کی عدالت میں فیصل ہو تو مَیں نے حکم دیا کہ جب تک اُسے قیصر کے پاس نہ بھیجوں وہ قید رہے۔ اگرِپا نے فیستُس سے کہا مَیں بھی اُس آدمی کی سُننا چاہتا ہوں۔اُس نے کہا تُو کل سُن لے گا۔ '' (اعمال25:21-22)

پولس رسول گزشتہ دو برس سے قید میں تھا۔ اور اُس کے بارے میں رومی حکمران ابھی تک کسی فیصلہ پر نہیں پہنچے تھے۔ کیونکہ پولس نے یروشلیم جانے کی بجائے اپیل کی اُس کا مقدمہ شہنشاہ کے سامنے پیش کیا جائے لیکن پولس پر کسی قسم کا مقدمہ ثابت نہیں ہوا تھا۔ اور فیستُس اس فکر میں تھا کہ اُس پر کیا الزام لگا

کر اُسے قیصر کے پاس بھیجے۔ بغیر کسی جرم کے ثابت ہونے سے وہ کیونکر پولس کو قیصر کے سامنے بھیجتا۔ یوں فیستُس پولس کا فیصلہ کرنے کے لئے پریشان ہوا۔ اگرپا سے اُس نے یہ بات اس لئے بیان کی کہ پولس کے بارے میں اگرپا کوئی بہتر حل تلاش کرنے میں مدد دے گا۔ کیونکہ پولس رسول عام شخص نہیں تھا بلکہ وہ رومی شہری تھا۔ اور پیدائیشی طور پر رومی شہریت کا حق رکھتا تھا۔ بغیر وجہ کے پولس کو اتنا عرصہ قید میں رکھنا بھی درُست نہیں تھا۔ تاہم پولس نے قید میں بھی خداوند خدا کی کلیسیا کی خدمت کی۔ اور کلیسیاؤں کو خطوط لکھے۔ تاکہ اُن کی روحانی نشوونما جاری رہے۔ اور وہ مسیح یسوع میں ترقی کرتے رہیں۔

پولس کے ابھی تک جیل میں رکھنے کی ایک ہی وجہ تھی کہ وہ ناصریوں کے بدعتی فرقہ کا سرگروہ ہے۔ اور اُس کے باعث بہت سی کلیسائیں قائم ہو چکی تھی۔ رومیوں کو یہ گمان تھا کہ کہیں اُس کی وجہ سے حکومت کے خلاف بغاوت کا عَلم نہ بند ہو جائے۔ پولس قید میں بھی اس فکر میں تھا کہ وہ خدا کے جلال کے لئے اَور کیا کرے۔ یوں وہ کلیسیاؤں کے نام خطوط لکھتا ہے۔ اور اُنہیں بہت سے باتوں کی نصیحت کرتا ہے۔ کلیسیا زندگی میں ان کے کردار اور ایمان پر قائم رہنے کی تلقین کرتا ہے ۔ پولس اس بات کے لئے خداوند خدا سے سوال و جواب نہیں کرتا اور نہ ہی اتنا عرصہ قید میں رہنے کی وجہ سے وہ خداوند سے خفا ہوتا ہے کہ وہ کس طرح رومہ میں پہنچے گا اور خداوند کے جلال کے لئے کام کریگا۔ اگرپا پیدائیشی اعتبار سے اس خطہ کا رہنے والا تھا۔ اور چونکہ وہ خاندانی طور پر سیاست میں تھا۔ وہ اس خطہ کے لوگوں کے رہن سہن اور معاشرتی اور مذہبی ماحول سے واقف تھا۔ یوں فیستُس نے چاہا کہ وہ اگرپا سے مدد اور رہنمائی لے کہ پولس کے حق میں کیا فیصلہ کرے۔

''پس دوسرے دن جب اگرِپا اور برنیکے بڑی شان و شوکت سے پلٹن کے سرداروں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھ دیوان خانے میں داخل ہوئے تو فیستُس کے حکم سے پولس حاضر کِیا گیا۔''(اعمال25:23)

دوسرے دن ایک باقاعدہ سماعت کا بندوبست کِیا گیا۔ اگرپا اور برنیکے بڑی شان و شوکت سے پلٹن کے سرداروں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھ دیوان خانہ میں داخل ہوئے۔ اِس کے بعد پولس حاضر کِیا گیا۔

لوقا یہاں پولس کے کردار کی خوبی بیان کر رہا ہے جب خداوند خدا نے اُسے بُلایا تو اُس نے پورے طور پر خداوند کی خدمت کی اور اُس کے جلال کے لئے ہر مشکل برداشت کی۔ پولس کے مسیحی کردار کے باعث مسیحیت میں ایک بڑی تبدیلی واقع ہوئی۔ پولس نے مسیحی ایمان اور مسیحی علمِ الٰہی کے لئے فعال کردار ادا کیا ہے۔ اور بہت سے رُوحانی اصول وضع کئے جنہیں کلیسیا آج بھی مانتی اور ان پر عمل کرتی ہے۔ لوقا براہِ راست تو پولس کے بارے میں ایسے الفاظ تحریر نہیں کر رہا۔ لیکن پولس کی خدمت کا جو ریکارڈ اُس نے جمع کِیا ہے وہ قابلِ تعریف اور قابلِ تقلید ہے تاکہ ہم بھی یسوع مسیح کے نام کی منادی کریں اور اُس کے جلال کے لئے زندگی بسر کرتے ہوئے گواہی دیں۔

خداوند خدا عظیم خدا ہے۔ وہ اُن سب کے ساتھ رہتا ہے جو اُس پر توکل کرتے ہیں اگرچہ پولس قید میں ہے۔ لیکن خدا اُس سے دستبردار نہیں۔ وہ اپنے لوگوں کی فکر کرتا ہے۔ پولس کی خدمت کے بارے میں لوقا کی انجیل میں بڑی تسلی بخش بات ملتی ہے۔ پولس رسول خدمت میں وفادار ہے۔ وہ قید کی مشکلات میں بھی اُس ذمہ داری سے غافل نہیں ہے جو اُسے کلام کی خدمت کے لئے دی گئی ہے۔ پولس کی خدمت

کے باعث انسانی تاریخ میں ایک بڑی تبدیلی آئی۔ اور اُس نے دُور دراز کے علاقوں میں خوشخبری کے وسیلہ سے کلیسیا قائم کی۔ پولس رسول اور دوسرے رسولوں کی خدمت کی وجہ سے ہم لوگوں کی زندگی میں تبدیلی دیکھتے ہیں۔ کُرنیلیس رُومی عہدیدار تھا۔ اور اُس کے گھر میں بہت سے اَور بھی غیر قوم لوگ موجود تھے۔ جنھوں رُوح القدس پایا۔اور پنیتی کوست کا تجربہ حاصل کِیا۔

لُدیہ جو قرمز بیچنے والی تھی۔ یہ فلپی میں رہتی تھی۔ وہ خدا ترس عورت تھی یعنی یہودی مذہب کی نو مرید تھی اور پولس کی معرفت انجیل کا پیغام سن کر اپنے سارے خاندان سمیت مسیحی ہو گئی ۔ یہ حوصلہ افزا بات تھی کہ پولس کی منادی کی وجہ سے کتنے لوگ یسوع مسیح کو قبول کر چکے تھے۔

جس طرح بہت سے لوگوں نے خداوند یسوع کو قبول کِیا اور اُس کی عزت اور تعظیم کی۔ اسی طرح ہم بھی اُس کے پاک نام کی تعظیم اور بزرگی کریں اور اُس کے پاک نام کے وسیلہ سے ہم رُوحانی اورجسمانی برکات حاصل کریں۔

’’پھر فیستُس نے کہا اے اگرِپا بادشاہ اور اے سب حاضرین تم اس شخص کو دیکھتے ہو جسکی بابت یہودیوں کی ساری گروہ نے یروشلیم میں اور یہاں بھی چلاّ چِلاّ کر مجھے سے عرض کی کہ اسکا آگے کو جیتا رہنا مناسب نہیں۔‘‘ (اعمال25:24)

فیستُس نے پولس کی مقدمہ کی گذشتہ کاروائی اور مقدمہ کی صورت حال بیان کی۔ سنہیڈرن اور صدر عدالت کے بزرگ اور تمام اعلیٰ عہدے دار یہودی جن میں سردار کاہن بھی شامل تھا سب پولس کے خلاف تھے اور

پولس کی قتل کے خواہاں تھے۔ فیسٹُس سے پہلے یہ سب لوگ پولس کے خلاف فیلکس کی عدالت میں بھی حاضر ہوئے تھے۔ اور پولس کے قتل کے خواہاں تھے۔

''لیکن مجھے معلوم ہوا کہ اُس نے قتل کے لائق کچھ نہیں کیا۔۔۔'' (اعمال25:25)

اعمال کی کتاب میں لوقا کئی بار اس بات کا اندراج کر چکا ہے کہ مسیحیوں نے کبھی رومی حکومت کی خلاف ورزی نہیں کی۔ بالخصوص پولس کے حق میں بیان کرتا ہے کہ وہ بے قصور ہے اور اُس پر کسی قسم کا الزام بھی ثابت نہیں ہوا تھا۔ سب سے پہلے رومی سردار کلودیس لُوسیاس کے رُو برو ایک بڑا ہنگامہ ہوا جس میں پولس کو ہیکل میں سے لوگوں نے باہر نکالا اور اُسے مارنا چاہتے تھے۔ سب یہودی اُس کے خلاف تھے۔ لیکن ہیکل کے عقب میں واقعہ انطونیہ کے قلعہ میں واقع چوکی میں موجود سپاہیوں نے پولس کو فوراً حراست میں لے لیا۔ اور پولس کو ان یہودیوں سے بچایا۔ لیکن وہ بھی پولس کے حق میں تھا۔ اُس نے بھی پولس کو کسی معاشرتی برائی کا سرگنا نہیں پایا۔ پس اُس نے اس معاملہ کی تحقیق اور فیصلے کے لئے پولس کو فیلکس کے ہاں بھیج دیا۔ کیونکہ لوگ پولس کو قتل کرنا چاہتے تھے اور یروشلیم میں اُس کے خلاف منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ تاکہ اُسے قتل کریں۔اور ہلاک کردیں۔

فیلکس حاکم نے بھی پولس میں کچھ جرم نہیں پایا۔ بلکہ اُس نے پولس سے مسیح یسوع کے بارے میں اور پولس کے دین کی کیفیت کے بارے میں جاننا چاہا۔ لیکن فیلکس کی عدالت میں بھی یہودی اُس کے خلاف کسی جرم کو ثابت نہیں کر پائے تھے۔ اور اب یہ مقدمہ فیسٹُس کی موجودگی میں فیصل ہونے کے لئے آیا تھا۔

پولس پر کوئی جرم ثابت نہیں ہوا تھا۔ وہ بے گناہ تھا۔ یہودی رومی حکومت کے ماتحت تھے ۔ تو بھی اپنا سیاسی اثرو رسوخ قائم رکھتے تھے۔ اور رومی گورنر کو یہودی صدر عدالت کے ساتھ تعاون کرنا پڑتا تھا۔ یہودیوں نے رومی حکومت سے مذہب کی سرکاری طور پر منظوری لے رکھی تھی۔ اور حکومت کی ذمہ داری تھی کہ یہودی صدر عدالت کے ساتھ تعاون کرے۔ یوں یہودی اپنے مقدمات کی پر زور پیروی کرتے تھے۔ اب رومی حکومت کے باعث یہودی بڑی شدت سے منتظر تھے کہ اُن کا ملک بحال ہو۔ اور وہ از سرِ نو ملک کی سیاسی صورت حال کو آزادانہ طور پر قائم کریں۔

لیکن پولس کے خلاف کسی قسم کا کوئی جرم ثابت نہیں ہوا تھا۔ وہ بے گناہ تھا۔

''۔۔۔اور جب اُس نے خود شہنشاہ کے ہاں اپیل کی تو مَیں نے اُس کو بھیجنے کی تجویز کی۔اُس کی نسبت مجھے کوئی ٹھیک بات معلوم نہیں کہ سرکارِ عالی کو لکھوں۔۔۔۔'' (اعمال25:25-26)

کسی بھی مقدمہ کا انحصار اس بات پر ہے، کہ جرم کیا ہے اور مجرم پر کیا کچھ ثابت ہوا ہے۔ جرم کی کیفیت اور جرم کے ثابت ہونے کے بغیر کوئی وجہ نہیں بنتی کہ سزا سنائی جائے۔ اب پولس کے بارے میں فیلکس کو کلودیس نے بھی خط لکھا اور ساری وجوہات بیان کیں۔ اور پولس کے معاملہ سے آگاہ کِیا لیکن وہ بھی اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ اُس نے کوئی ایسا جرم نہیں کِیا کہ اُسے سزا سنائی جائے۔ فیلکس کی عدالت میں ترطُلس نے بھی نے بھی فیلکس کی عدالت میں بحث کی۔ لیکن پولس پر لگائے گئے مختلف قسم الزامات کا تعلق مذہب سے تھا نہ کہ معاشرتی۔ اور ہر دو طرح کے الزامات بے بنیاد تھے۔ پولس پر کوئی بھی جرم ثابت نہیں کِیا گیا تھا۔

فیستُس اب کشمکش میں تھا کہ وہ شہنشاہ کو پولس کے مقدمہ کے بارے میں کیا لکھے۔ اور کس وجہ کی بنیاد پر اُس کا مقدمہ شہنشاہ کے پاس بھیجے۔ کلودیس لوسیاس نے بھی بغیر فیصلہ کئے پولس کے مقدمہ کو فیلکس کے پاس بھیج دیا۔ اور خط میں سارے معاملہ کی تفصیل لکھی۔ فیستس اس بات کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا اسی لئے اُس نے شہر کے تمام رئیسوں اور اعلیٰ حکام جو جمع کیا تاکہ اگرپا کی موجودگی میں سب سے مشورہ لے اور پولس کے بارے میں نتیجہ خیز فیصلہ کرے۔

''۔۔۔ اس واسطے مَیں نے اُس کو تمہارے آگے اور خاص کر اے اگرِپا بادشاہ تیرے حضور حاضر کِیا ہے تاکہ تحقیقات کے بعد لکھنے کے قابل کوئی بات نکلے۔'' (اعمال25:26)

یہاں سب اعلی عہدیداران کو بُلانے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ پولس پر سزا کا حکم دیا جائے۔ بلکہ پولس نے شہنشاہ کے ہاں اپیل کی تھی ۔اور فیستس نے خود پولس میں کوئی قصور نہیں پایا تھا۔ اب وہ اُسے شہنشاہ کے ہاں بھیجنے کے لئے بھی کوئی مناسب وجہ کی تلاش میں تھا۔ اگرپا سے مدد لینے کی وجہ یہ تھی کہ وہ ایک عرصہ سے یہودی کی تاریخ سے واقف تھا اور اُن میں رہتا تھا یوں فیستس نے اُس سے مدد لینا چاہی تاکہ پولس کے حق میں بہتر فیصلہ کرے۔ اگرپا پیدایشی طور پر اسی خطہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس سے پہلے اُس کے باپ نے اسی خطہ پر بادشاہی کی۔ یوں اگرپا اس یہودیوں کے طرزِ زندگی اور طرزِ معاشرت سے بخوبی واقف تھا۔ اوراُن کے مذہبی عقائد سے بھی واقفیت رکھتا تھا۔

فیستس اب پھر مقدمہ کی کاروائی سب رئیسوں اور اعلیٰ عہدیداروں کے سامنے بیان کر رہا تھا اور اُس نے بتایا کہ یہودیوں کا سخت اصرار ہے کہ پولس کو سزائے موت دی جائے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ اُس نے قتل کے لائق کوئی کام نہیں کیاِ اس کے علاوہ پولس نے قیصر کے ہاں اپیل کی ہے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ پولس کی اپیل نےاُسے مجبور کر دیا تھا کہ اُسے قیصر نیرو کے پاس بھیجے، لیکن مقدمہ کے لئے مناسب قانونی بنیاد موجود نہ تھی۔

اگرپا اس خطہ کا باشندہ ہونے کے ساتھ ساتھ نیرو کے ساتھ پلا بڑا تھا۔ اور اگرپا کا باپ ہیردویس اعظم اس خط پر بادشاہی کے فرائض انجام دے چکا تھا یوں فیستُس کو توقع تھی کہ وہ پولس کے مقدمہ میں اُسکی مدد کرے

''کیونکہ قیدی کے بھیجتے وقت اُن الزاموں کو جو اُس پر لگائے گئے ہوں ظاہر نہ کرنا مجھے خلافِ عقل معلوم ہوتا ہے۔'' (اعمال25:27)

فیستُس نے صاف صاف کہہ دیا کہ اُسے امید ہے کہ اگرپا اس سلسلے میں مدد کریگا۔ کیونکہ یہ بات خلافِ عقل معلوم ہوتی ہے کہ قیدی کو تو بھیجا جائے مگر اُس کے الزامات کی وضاحت نہ کی جائے۔ یہ ساری باتیں مقدمہ کی کاروائی نہیں بلکہ زیادہ تر سماعت کی حیثیت سے کی گئیں۔ اس وقت یہودی موجود نہیں تھے کہ رسول پر الزامات عائد کرتے ۔

پولس کو دو سال گزر گئے تھے لیکن حیرانگی کی بات یہ تھی کہ پولس پر کسی قسم کے الزامات ثابت بھی نہیں ہوئے تھے اور وہ دو برس سے قید میں تھا آئینی اور قانونی اعتبار سے پولس کو قید میں رکھنے کی کوئی وجہ نہ تھی

''اگرِپا نے پولس سے کہا تجھے اپنے لئے بولنے کی اجازت ہے۔۔۔۔'' (اعمال26:1)

اس مجلس کے سامنے پولس کو بولنے کی اجازت دی گئی کہ وہ اپنے حق میں کچھ بیان کرے۔ پولس اس بات کو پہلے سے جان گیا تھا کہ وہ روم میں ضرور جائے گا۔ اس بات سے فیستس اور اگرپا بے خبر تھے۔ کیونکہ پولس رسول نے رویا میں یہ بات خداوند سے معلوم کر لی تھی۔ اور اُسے آگاہی ملی تھی کہ جس طرح اُس نے یروشلیم میں خداوند کے نام کی گواہی دی ہے اسی طرح اُسے رومہ میں بھی یسوع مسیح کے نام کی گواہی دینا ہو گی۔ اگرِپا کی حیثیت اس مقدمہ میں یہی تھی جو گورنر پیلاطس کے وقت ہیرودیس اعظم کی تھی جب یسوع مسیح کو مصلوب کِیا گیا تھا۔

اب فیستُس نے ہیرودیس بادشاہ اور کچھ اَور اعلیٰ عہدیداران کو بُلایا تھا کہ وہ اس مقدمہ کے لئے اُس کی مدد کریں۔ قانونی طور پر اس مقدمہ کے فیصلے کا اختیار فیستُس کو تھا۔ کیونکہ وہ قیصریہ کا گورنر تھا۔ اور یروشلیم اس کے ماتحت تھا۔

''۔۔۔پولس ہاتھ بڑھا کر اپنا جواب یوں پیش کرنے لگا کہ۔ اے اگرپا بادشاہ جتنی باتوں کی یہودی مجھ پر نالش کرتے ہیں آج تیرے سامنے اُن کی جوابدہی کرنا اپنی خوش نصیبی جانتا ہوں۔خاص کر اسلئے کہ تُو یہودیوں کی سب رسموں اور مسئلوں سے واقف ہے۔ پس مَیں مِنت کرتا ہوں کہ تحمل سے میری سُن لے۔'' (اعمال26:1-3)

اگرپا سے اجازت ملنے پر پولس نے اپنا جواب دینا شروع کیا۔اور ہاتھ بڑھا کر اپنا جواب پیش کرنے لگا۔ اُس کا جواب مسیح تجربے کا موثر اور ولولہ انگیز بیان تھا۔ پہلے تو اُس نے شکریہ ادا کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص کے سامنے جوابدہی کا موقع ملا ہے۔ اگرپا کا یہ تعارف پولس کے مسیحی ادب و اخلاق کا بیان کرتا ہے۔ پولس بیان کرتا ہے کہ اگرپا نہ صرف رسموں سے واقف ہے بلکہ مسئلوں سے بھی واقفیت رکھتا ہے۔

اگرپا جانتا تھا کہ فریسی اور صدوقی آپس میں علمِ الٰہی کے تنازعہ رکھتے ہیں۔ اور چند ایک باتوں پر وہ ایک دوسرے سے اتفاق نہیں کرتے۔

''سب یہودی جانتے ہیں کہ اپنی قوم کے درمیان اور یروشلیم میں شروع جوانی سے میرا چال چلن کیسا رہا ہے۔ چونکہ وہ شروع ہی سے مجھے جانتے ہیں اگر چاہیں تو گواہ ہو سکتے ہیں کہ مَیں فریسی ہو کر اپنے دین کے سب سے زیادہ پابند مذہب فرقہ کی طرح زندگی گزارتا تھا۔'' (اعمال26:4-5)

جہاں تک پولس کے کردار کی بات ہے پولس شروع جوانی سے یا ابتدائی زندگی سے ایک مثالی یہودی تھا۔ اس بات کو یہودی بھی مانتے اور جانتے تھے کہ وہ کٹر قسم کا راسخ العقیدہ راہ پر چلتا تھا۔ اُس نے یہودیوں کی غیر موجودگی میں رومی سرداروں اور رئیسوں کے سامنے بڑی دلیری سے یہ سب کچھ بیان کیا۔ پولس کو فریسی ہونے پر فخر تھا۔ پولس اب بھی مسیحی فریسی تھا۔ کیونکہ عقیدہ کے اعتبار سے وہ اب بھی قیامت کو مانتا تھا۔ کیونکہ مسیحی بھی قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ پولس رسول اپنے خطوط میں بھی یسوع مسیح کی قیامت اور مُردوں کی قیامت کی بات کرتا ہے ۔ لوقا بھی پولس کی زندگی کے بارے میں اعمال کی کتاب میں بیان کرتا

ہے کہ اُس نے پورے طور پر مسیحی ایمان کے تابع زندگی گزاری اور مسیح یسوع کی قیامت کا گواہ اور یسوع مسیح کی خوشخبری کا علمبردار تھا۔ اسی بات کا تو اُس پر مقدمہ کِیا جا رہا تھا کہ وہ یسوع مسیح کی قیامت کی گواہی دے رہا ہے۔

یوحنا کی انجیل بھی یسوع مسیح کی الوہیت پر بات کرتی ہے کیونکہ باقی تمام اناجیل کی نسبت یوحنا کی انجیل میں مسیحی علمِ الٰہی کے عقائد کا زیادہ بیان ملتا ہے ۔ پولس رسول فریسی تھی اور اپنے فریسی ہونے کا اقرار کرتا ہے کیونکہ پولس بیان کرتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ پابند مذہب فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پولس کے علاوہ چند اَور فریسیوں کا بھی بیان ملتا ہے ۔ جنہوں نے پولس کے بعد یسوع مسیح کو قبول کر لِیا تھا۔ لیکن اعمال کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں آتا۔ اُن میں سے بیشتر یہودی صدر عدالت کے لوگ تھے۔

اگرپا اُس کی ساری بات کو سمجھ رہا تھا، پولس ایک وضع دار فریسی تھا۔ اور وہ صاحبِ حکمت تھا۔

''اور اب اُس وعدہ کی امید کے سبب سے مجھ پر مقدمہ ہو رہا ہے جو خدا نے ہمارے باپ دادا سے کِیا تھا۔'' (اعمال26:6)

اب اُس پر صرف اس وجہ سے مقدمہ چلا رہا تھا کہ وہ اُس وعدہ کی امید پر قائم تھا جو خدا نے باپ دادا سے کیا تھا یعنی خدا نے پرانے عہد نامہ کے بزرگوں سے جو وعدہ کِیا تھا پولس اُس کے پورا ہونے کی امید پر قائم تھا۔ پرانے عہدنامہ میں خدا نے اسرائیلی قوم کے رہبروں یعنی ابرہام، اور اضحاق اور یعقوب اور داؤد اور

سلیمان سے کئی وعدے کئے تھے۔ سب سے بڑا وعدہ موعودہ مسیح سے تعلق رکھتا تھا۔ کہ وہ اسرائیلی قوم کو خلاصی دلانے اور دنیا پر حکومت کرنے کے لئے آئے گا۔

پرانے عہدنامہ کے بزرگان اس وعدہ کی تکمیل کو دیکھے بغیر مر گئے۔ کیا اس کا مطلب ہے کہ خدا ان وعدوں کی شِقوں کو پورا نہیں کریگا؟ بے شک وہ پورا کرے گا لیکن کیسے پورا کریگا ؟ خدا اُن بزرگوں کو مُردوں میں سے زندہ کر کے اپنے وعدے پورے کریگا اسطرح پولس نے پرانے عہدنامہ کے مقدسین کے ساتھ وعدہ کو مُردوں کی قیامت سے منسلک کیا ہے۔ پولس رسول عبرانیوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں کا ذکر کرتا ہے جو خداوند خد انے گزشتہ نسلوں سے کئے ہیں۔ خداوند خدا نے ان وعدوں میں ابنِ داوٗد کی معرفت بنی اسرائیل کی قوم کا وعدہ بھی کیا تھا۔ خداوند خدا نے موسیٰ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ بھی پورا کیا کہ وہ اُس کی مانند اُس کے بھائیوں میں سے ایک نبی برپا کریگا۔ خداوند خدا نے موسیٰ کو شریعت عطا کی اور بنی اسرائیل کے لئے ایک لائحہ عمل دیا۔ کہ اُس پر عمل کریں اور روُحانی اور جسمانی برکات حاصل کریں۔ انبیا کا ظہور بھی بنی اسرائیل کے لئے ایک برکت تھی۔ یسوع مسیح ابن داوٗد کی بادشاہی اس جہان کی نہیں وہ ابدی جہان کا ابدی بادشاہ ہے۔

یوں خداوند خدا نے بنی اسرائیل کے برکات اور اُن کی نجات کے کئے ہوئے سارے وعدے پورے کئے۔ اور پورے کررہا ہے۔ بنی اسرائیل قوم خدا کی برگزیدہ قوم ہے، اور ان کے اندر یہ برکات اُن کے آباوٗ اجداد سے وعدوں کے نتیجے میں ملی تھیں۔ خداوند اب بھی بنی اسرائیل قو م سے دستبردار نہیں تھا بلکہ ان کو ابدی زندگی کی خوشخبری دینے کے لئے یسوع مسیح کو اس جہان میں بھیج دیا تھا۔

اور پولس ان وعدوں کے مطابق جان گیا تھا کہ یسوع مسیح خداوند ہے اور اب اُس کی ملاقات بھی ہو چکی تھی، یسوع جو مر گیا تھا اور اب زندہ ہے۔ اورپولس کو اُس نے اپنی خدمت کے لئے بُلایا اور مقرر کِیا کہ وہ غیر قوموں میں یسوع مسیح کے نام کی منادی کرے۔ پولس جانتا تھا کہ ان وعدوں میں بنی اسرائیل کے لئے امید باقی ہے۔ اور ان وعدوں کے باعث بنی اسرائیل اپنے آپ پر فخر کرتے اور خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ اور خداوند خدا نے ہر زمانہ میں بنی اسرائیل کے ساتھ وعدے کئے اور انہیں پورا بھی کِیا ہے۔ انہیں کبھی نظر انداز نہیں کِیا سوائے اُس وقت کے جب انہوں نے خداوند کی نافرمانی کی۔ توبھی خداوند خدا نے اُن کی بحالی کی ہمیشہ فکر کی۔ اور انہیں غیر قوموں کے ہاتھ سے رہائی بخشی۔ اب پولس ابنِ داؤد یعنی یسوع مسیح کی قیامت پر ایمان رکھتا تھا اور اُس کی گواہی دے رہا تھا۔

پولس جس امید کا ذکر کر رہا ہے اُسی امید پر یقین اور بھروسہ رکھتا ہے ۔ کیونکہ جانتا ہے کہ اُسی کی گواہی دینے کے باعث اُس نے روحانی برکات حاصل کی ہیں۔ اور ابدی زندگی کا وارث ہو گا۔ کیونکہ کلام مجسم ہوا تھا اور یسوع مسیح نے جسم اختیار کر کے اس فانی جہان کے لئے نجات کا کام کِیا۔

یشوع کی کتاب میں خداوند خدا کی اُن تمام فتوحات کا ذکر ہے جو بنی اسرائیل قوم نے کیں۔ اور ملک کنعان میں بسنے کا ذکر ہے جس کا وعدہ بزرگوں سے کِیا گیا تھا اور خداوند خدا نے بنی اسرائیل قوم کو اُن کے آباؤاجداد کے ساتھ کئے گئے وعدے کے مطابق اُن کے ملک میں بسایا۔ یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ خداوند خدا وعدوں کا خدا ہے۔ وہ وعدے پورے کرتا ہے۔ اور اب پولس اُس امید کا بیان کر رہا ہے ۔ جو بنی اسرائیل کی ابدی نجات سے تعلق رکھتی ہے۔

افسیوں کے خط میں پولس افسیوں کو اس بڑی نجات اور امید کی خوشخبری دیتا ہے۔ افسس میں پولس نے خود بھی منادی کی اور کلیسیا قائم کی اور بعد ازاں اُس نے کلیسیا کی روحانی ترقی کے لئے خط بھی تحریر کِیا۔

پولس نے نہ صرف افسیوں کی کلیسیا کو خط لکھا بلکہ دوسری کلیسیاؤں کو بھی ان کی رُوحانی نشوونما کے لئے خطوط لکھے۔ تاکہ خداوند کے عرفان میں ترقی کریں۔

پولس نے ان باتوں کا اظہار بڑے خوبصورت انداز میں کِیا اور اس حقیقت کا انکار نہیں کِیا کہ یسوع ہی مسیح ہے۔ اور وہ نجات دہندہ ہے۔ بلکہ آگے چل کر ہم پولس کے اقرار کا برملا اظہار بھی دیکھیں گے۔

پولس جانتا ہے کہ وہ زندگی کو تبدیل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ جس طرح پولس کی زندگی تبدیل ہوئی یہ اُس کے لئے معجزہ سے کم نہیں۔ اُس نے خداوند خدا کی قدرت کا تجربہ کِیا اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ بہت سے غیر قوم لوگوں کی زندگی میں بھی اس تجربہ کو دیکھا اور محسوس کِیا اور ایمان رکھا کہ خدا اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے ۔ خداوند خدا نے پولس کی زندگی تبدیل کی جب وہ دمشق کی راہ میں جا رہا تھا۔

''اُسی وعدے کے پورا ہونے کی امید پر ہمارے بارہ کے بارہ قبیلے دل و جان سے رات دن عبادت کِیا کرتے ہیں۔ اسی امید کے سبب سے اے بادشاہ! یہودی مجھ پر نالش کرتے ہیں۔'' (اعمال26: 7)

پولس رسول نے بارہ قبیلوں کی تصویر اس طرح پیش کی کہ وہ اسی وعدہ کے پورا ہونے کی امید پر دل و جان سے رات دن عبادت کرتے ہیں۔ یہودی قوم اس وقت تتر بتر تھی کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے غیر قوموں

کے ہاتھوں قبضہ میں تھے ۔اور ب رومی اُن پر حکومت کرتے تھے۔ وہ اس امید پر تھے کہ مسیح اُنہیں رہائی بخشے گا لیکن وہ خداوند خدا کے وعدوں کو پورے طور پر سمجھ نہیں رہے تھے۔

''جب کہ خد امُردوں کو جِلاتا ہے تو یہ بات تمہارے نزدیک کیوں غیر معتبر سمجھی جاتی ہے؟۔''
(اعمال8:26)

گریکو رومن لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ بہت سی غیر اقوام جن میں پولس رسول منادی کر چکا تھا۔ وہ بھی مرُدوں کی قیامت پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ مسیحی ایمان کے مطابق یہ فانی بدن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ ہر ایماندار اور غیر ایماندار رُوح زندہ ہو جائے گی۔سب کی قیامت ہو گی۔ بعض حیاتِ ابدی کے لئے اور بعض ابدی جہنم کی سزا کے لئے۔

جن لوگوں کے سامنے پولس رسول تقریر کر رہا تھا ان میں بیشتر لوگ گریکو رومن ایمان کے حامی تھے اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ یوں ہم کہہ سکتے تھے کہ پولس در اصل ان سب کے سامنے قیامت کا پیغام پیش کر رہا تھا تاکہ جان لیں کہ آئندہ جہان کے بارے میں انہیں علم ہو۔ وہ یسوع مسیح کے تجسم کے بارے میں بھی ایمان نہیں رکھتے تھے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور کس طرح ممکن ہے۔ لیکن مسیحی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند خدا نے یسوع مسیح کو اس جہان میں بھیجا۔ اُس نے جسم اختیار کیا۔ یوں مسیحی علمِ الٰہی مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور آئندہ زندگی کا بیان کرتی ہے۔ جس میں سب خداوند خدا کے حضور میں حاضر ہونگے اور ایماندار ابدی زندگی میراث میں حاصل کریں گے۔

پولس بیان کرتا ہے کہ خدا مُردوں میں سے جِلاتا ہے۔ وہ ایمان رکھتا ہے کہ خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کا دعوی دار ہے اور اُس نے خود اپنی آنکھوں سے یسوع مسیح کا نظارہ کِیا ہے۔پولس ان لوگوں کے سامنے زندہ خدا کی گواہی پیش کر رہا تھا۔ کیونکہ پولس جہاں کہیں گیا۔ اُس کی منادی کا مرکز یسوع مسیح کے نام کی گواہی دینا رہا ہے۔ اب وہ خداوند خدا کے گواہ کے طور پر عمومی مکاشفہ کا بیان کر رہا ہے۔ اور خداوند خدا کے بارے میں بیان کر رہا ہے۔ وہ مُردوں کو جلاتا ہے۔

''مَیں نے بھی یہ سمجھا تھا کہ یسوع ناصری کے نام کی طرح طرح سے مخالفت کرنا مجھ پر فرض ہے۔'' (اعمال 26:9)

قیامت کا ذکر کرنے کے بعد پولس رسول یسوع ناصری کا ذکر کرتا ہے۔ جس پر وہ ایمان رکھتا ہے۔ اُس نے یسوع مسیح کی قیامت کو دیکھا تھا۔ کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا ہے۔ اس آیت میں پولس اپنے کردار کا ذکر کرتا ہے۔ اور ماضی کا بیان کرتا ہے جس میں وہ یسوع مسیح پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

''چنانچہ مَیں نے یروشلیم میں ایسا ہی کِیا اور سردار کاہنوں کی طرف سے اختیار پا کر بہت سے مقدسوں کو قید میں ڈالا اور جب وہ قتل کئے جاتے تھے تو مَیں بھی یہی رائے دیتا تھا۔''(اعمال26:10)

پولس رسول پھر اپنی حالاتِ زندگی کے بارے میں بیان کرتا ہے جس میں وہ مسیحی لوگوں کو یا ابتدائی کلیسیا کو دکھ دیتا رہا۔ اور انہیں مارتا اور ستاتا تھا۔ وہ پورے یروشلیم میں اس کام کو انجام دیتا تھا۔ اور اس کام میں نہایت سرگرم تھا۔ وہ یہودی نمائندہ تھا۔ اور نہ صرف کلیسیا کو ستاتا تھا بلکہ اُنہیں قتل کرتا تھا۔

ستفنس کا بیان ہم اعمال کی کتاب میں ہی پڑھتے ہیں جس کے قتل پر پولس بڑا راضی تھا۔ اور نہ صرف ستفنس بلکہ بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی پولس نے ستایا اور ان پر ظلم کیئے۔ یوں اُس نے یہودیت کی بقا کے لئے کام کیا۔

''اور ہر عبادتخانہ میں اُنہیں سزا دِلا دِلا کر زبردستی اُن سے کُفر کہلواتا تھا بلکہ اُن کی مخالفت میں ایسا دیوانہ بنا کہ غیر شہروں میں بھی جا کر انہیں ستاتا تھا۔''(اعمال26:11)

پولس رسول اب اُس سارے واقعہ کا بیان کرتا ہے۔ جو پولس نے مسیحیوں کو ستایا۔ اُس نے وحشیانہ اور بے درد مہم کا ذکر کیا ہے جو اُس نے مسیحیوں کے خلاف چلا رکھی تھی۔ پولس رسول یروشلیم میں اس کی بنیاد شروع کر کے اب دوسرے شہروں کی طرف بھی روانہ ہو رہا تھا تاکہ مسیحی ایمان کے حامیوں کو مارے اور قتل کرے۔ اور انہیں عبادت خانوں میں لا لا کر انہیں بزرگوں کے سامنے پیش کرے۔

پولس رسول یہودی علم الٰہی کے لئے بڑا پُر جوش تھا۔ اور اس کام کے لئے اس نے عزم کر رکھا تھا کہ دیوانہ وارشریعت کے احکام پر عمل کرانے کے لئے لوگوں کو تیار کرے اور جو یہودی حلقہ مسیحیت میں آتے ہیں انہیں دکھ دے۔ اُس کی امید تھی کہ وہ یہودیوں کو سرداروں کے سامنے پیش کرے تاکہ وہ ایمان یہودی ایمان سے منحرف نہ ہوں بلکہ وہ انہیں سختی سے مسیحت سے روکنے کی کوشش میں رہتا تھا۔ پولس نے یہودی ربی ہونے کی تعلیم پائی تھی۔ لیکن بعد میں اپنے خطوط میں پولس اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ خداوند خدا نے اُس کی زندگی کو بدل دیا۔ دمشق کی راہ پر خداوند خدا کا تجربہ پولس کو حاصل ہوا تھا۔ وہ مسیحیت کو

قبول کرنے سے پہلے اپنی یہودی غیرت کا بیان کرتا ہے۔ اور کہتا کہ اُس کی ساری غیرت یہودی مذہب کے لئے تھی۔

اب پولس اس بات کا بیان اگرپا کے سامنے کر رہا تھا کہ وہ یسوع مسیح کی قیامت کا گواہ ہے اُس نے بڑی دلیری سے اس بات کا پرچار کِیا اور اس بات کی تفصیل بیان کی جس کا تعلق پولس رسول کے ایمان کے ساتھ تھا۔ لیکن فریسیوں کے علاوہ کوئی بھی قیامت کے مضمون کو قبول کرنے کو تیار نہ تھا۔ اب یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُسے نئی زندگی حاصل ہو گئی تھی۔ اب وہ نئے طور پر اس حقیقیت کو یسوع مسیح کی قیامت کی صورت میں قبول کرتا تھا۔ اُس کے ایمان کا مرکز اب یسوع مسیح کی قیامت تھی۔ اور اگرپا کے سامنے وہ بڑی دلیری سے اپنے ایمان کا اظہار کر رہا ہے۔ تاکہ یہودیوں نے پولس پر نالش کی اور اُس کے پیغام کو قبول نہ کِیا۔ یوں اُس کے مسیحی ایمان کے باعث ہی پولس پر مقدمہ بازی کی گئی تھی۔ اور اسی وجہ سے وہ سزا میں گرفتار تھا کیونکہ یہودی اُس پر اعتراض کرتے اور اُس کے خلاف مقدمہ میں کھڑے تھے۔

حالانکہ یسوع مسیح کے وسیلہ زندگی کا پیغام اُس کے تجسم کی صورت میں ظاہر ہو چکا تھا۔ لیکن ابھی تک یہودی اس ایمان کو قبول نہیں کر رہے تھے اور نہ اُس کے تجسم اور قیامت کو قبول کر نے تیار تھے۔ پولس نے اپنے خطوط میں بڑی وضاحت کے ساتھ مسیحی علمِ الٰہی کے تمام پہلوؤں پر بات کی ہے اور کلیسیاؤں کو ان باتوں اور احکامات کے بارے میں سکھایا اور سمجھا تاکہ وہ مسیح ایمان میں مضبوط ہوں اور اس ایمان میں کسی طرح کی آمیزش ہرگز نہ کریں۔

تاہم یہودی ہمیشہ اپنے اعمال کی شقوں کی فلاسفی کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ اور یسوع مسیح سمیت تمام رسولوں اور شاگردوں کی تعلیم کے منافی باتیں کرتے رہیں۔ اور ان حقیقتوں کو قبول نہ کیا۔ وہ ان باتوں کے بارے میں اکثر پریشان حال رہے اور کیونکہ دل سے قبول نہیں کرتے تھے بلکہ ان باتوں کو رُوحانی طور پر سمجھنے کی بجائے اپنی غیض و غضب کا اظہار کرتے تھے۔ پولس بھی اگرچہ فریسی تھا اور مُردوں کی قیامت پر ایمان رکھتا تھا۔ تاہم یسوع مسیح کی قیامت کی گواہی دینے کے باعث یہودی صدر عدالت اُس کے خلاف تھی۔ حالانکہ یسوع مسیح نے مُردوں کو زندہ کر کے جزوی قیامت کا ثبوت پیش کر دیا تھا۔ اور خود بھی مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا ٹھہرا۔

پولس کے باتوں کو فیستُس ، اگرپا اور برنیکے بھی نہیں سمجھ پائے کیونکہ یہ رُوحانی باتیں ہیں اورخدا کے رُوح کے بغیر سمجھی نہیں جاتی ہیں۔ کیونکہ پولس رسول مُردوں کی قیامت کے بارے میں بات کرتے ہی یسوع مسیح کی قیامت کا بالخصوص ذکر کرتا ہے ۔

پولس اپنی گواہی کے دوران اپنے ماضی کا ذکر بھی کرتا ہے۔ کہ وہ بھی اس طریق پر عمل کرنے والوں کے خلاف تھا۔اور مسیحیوں کو دکھ دیتا تھا۔ بنیادی طور پر وہ ابتدائی کلیسیا ستانے کا موجب تھا۔ اوراسی نے باقاعدہ طور پر مسیحیوں کو ستانے کا آغاز کیِاتھا جب وہ یروشلیم کے یہودیوں سے اجازت لے کر دمشق کی طرف روانہ ہوا کہ مسیحیوں کو ستائے اور انہیں باندھ باندھ کر بزرگوں کے سامنے پیش کرے۔ یوں اُس نے ارادہ کیِا کہ وہ پورے طورپر مسیحیت کو ختم کردے گا۔ اور اس عزم کے لئے اُس نے باقاعدہ فوج تیار کی اور اپنے ساتھ بعض اور یہویوں کو بطور فوج لے کر روانہ ہواکہ مسیحیوں کو قتل کرے۔

یوں پولس نے یہودی نسل کو قائم رکھنے اور یہودی ایمان کو زندہ رکھنے کا قصد کیا ۔ پولس اقرار کرتا ہے کہ وہ سب مسیحیوں کو ستا تا اور انہیں سے زبردستی کُفر کہلواتا تھا۔ اور یسوع مسیح کے حق میں بُرے الفاظ کہلواتا اور انہیں تنگ کرتا تھا۔ حالانکہ سب مسیحی اس بات پر قائم تھے کہ یسوع مسیح کے نام کی بزرگی ظاہر ہو اُس کے نام کی تمجید ہو۔ اور اُس کے نام کو عزت اور جلال ملے۔ پولس رسول ان سارے اعمال کو یہودی ایمان کی وجہ سے کرتا تھا۔ اور یسوع کے بارے میں غلط القاب اور الفاظ استعمال کرتا اور یسوع مسیح کے پیروکاروں کو بھی بولنے پر مجبور کرتا تھا۔

لیکن ان باتوں کے بارے میں اُس کا ذہن دمشق کی راہ پر کھل گیا، جب اُس نے یسوع مسیح کے بارے میں جان لیا۔ کہ وہ در حقیقت زندہ ہے۔اُس نے جانا کہ مسیحیت کو قبول کرنے سے پہلے اُس کی مذہبی غیرت کو خداوند نے پسند نہیں کیا۔ وہ خداوند خدا کے منصوبے کے خلاف جنگ کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ مسیحیت کے خلاف تھا۔ وہ بھی ان لوگوں کی مانند تھا۔جنہوں نے مسیح کو دکھ دئے۔ اور اُس کےبارے میں غلط القاب استعمال کئے۔ وہ اُن کو بھی بُرا کہتا تھا جو یسوع مسیح کے پیروکار تھے اور اُس پر ایمان رکھتے تھے۔ حالانکہ یسوع مسیح وہ شخصیت ہے جس نے بنی نوع انسان کے لئے اپنی جان دی۔ اور صلیبی موت گوارا کی۔تاہم وہ گملی ایل کے طریقہ کار مطابق خدا کی جنگ کو جاری نہ رکھ سکا۔ کیونکہ اُس نے گملی ایل سے تعلیم پائی تھی اور اپنی مذہبی غیرت کے باعث یہودی صدر عدالت کے ایما پر اُس نےاس بات کا بوجھ اُٹھایا کہ وہ مسیحیوں کو قتل کرتے اور اس طریق کے سب ماننے والوں کو مارے اور ہلاک کرے۔ لیکن خداوند خدا کا منصوبہ پولس کی زندگی کے لئے الگ ہی تھا۔ پس اُس نے پولس کو خدمت کے لئے بُلا لیا۔

''اسی حال میں سردار کاہنوں سے اختیار اور پروانے لےکر دمشق کو جاتا تھا۔ تو اے بادشاہ مَیں نے دوپہر کے وقت راہ میں یہ دیکھا کہ سورج کے نور سے زیادہ ایک نور آسمان سے میرے اور میرے ہمسفروں کے گرداگرد آچمکا۔ جب ہم سب زمین پر گر پڑے تو مَیں نے عبرانی زبان میں یہ آواز سُنی کہ اے ساؤل اے ساؤل! تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ پینے کی آر پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے۔'' (اعمال26:12-14)

یہ پہلا موقع تھا جب پولس نے خداوند یسوع مسیح کی آواز کو خود اپنے کانوں سے سنا۔یسوع مسیح عبرانی زبان میں پولس سے مخاطب ہوا۔ پولس کا نام پہلے ساؤل تھا۔ یہ اس کا عبرانی نام تھا۔ پولس اس بات پر یقیناً حیران ہوا ہو گاکیونکہ جو آواز اُسے سنائی دی پولس اس آواز کا مقابلہ نہ کر سکا کیونکہ آواز سُنتے اور نور کا نظارہ کرتے ہیں وہ گِر پڑا۔

در اصل یسوع مسیح نے پولس کے ذہن کو کھولا کہ وہ غلط کر رہا ہے۔ اور حقیقت کو سمجھنے کے لئے اُس کے ذہن میں ڈالا کہ وہ ایسا نہ کرے بلکہ اس عمل سے باز رہے۔ خداوند خدا دمشق کی راہ پر اس لئے پولس سے ملا کیونکہ پولس رسول غلط کام کر رہا تھااور خداوند کے خلاف تھا اور خداوند نے اُس کی زندگی کا رُخ تبدیل کر دیا تاکہ نئے عہد میں خداوند کے ساتھ شریک ہو۔ اور جس کی امید بنی اسرائیل قوم کو دی گئی اُسے قبول کرے۔ اوراُس اہم مقصد کو سمجھے اور جان لے اور ایمان لائے۔ کہ خداوند خدا نے یسوع مسیح کو مُردوں میں سے جِلایا اور اُٹھا کھڑا کِیا ہے یوں ایمان لانے کے وسیلہ سے اُسے کامل نجات بخشی۔ اور اُس کی زندگی کے رُخ کو تبدیل کِیا اور اُس سے دمشق کی راہ میں خداوند یسوع مسیح نے خود ملاقات کی۔

پولس رسول جو کچھ کر رہا تھا یہ سب بیکار تھا۔ کیونکہ پولس اس ابدی برکت کو ابھی تک سمجھ نہیں پایا تھا۔ پس ضرورت اس امر کی تھی وہ خداوند خدا کے اُس مقصد کو پہچانے اور جان لیں کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے ابدی نجات ملتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی طرف سے حیرت انگیز اور قوت سے بھرپور پیغام پولس رسول کو ملا۔ اور خداوند نے آپ پولس سے دمشق کی راہ پر ملاقات کر کے اُس کے مقصدِ حیات کو بدلا۔ خداوند خدانے اُس کے مقصد اور نظریہ کو تبدیل کیا کہ وہ مسیحیوں کو ستانے کی بجائے مسیحیت میں داخل ہو۔ اور ہم اعمال کی کتاب میں دیکھ چکے ہیں کہ خداوند خدا نے اُس کی زندگی کو بالکل بدل دیا۔ یوں وہ خداوند کا رسول ہونے کے لئے بُلایا گیا اور چُن لیا گیا ۔ تاکہ بہتیروں کو خداوند کے پاس لانے کا سبب ٹھہرے۔ یوں وہ غیر قوموں کو خداوند پاس لانے اور بہتوں کی زندگیوں کو بحال کرنے کا سبب بنا۔

لوقا نے اعمال کی کتاب کو پولس کے کاتب کے طور پر لکھا۔ کیونکہ وہ پولس کے ساتھ ساتھ رہا۔ جس طرح مرقس کی انجیل بنیادی طور پر پطرس نے اپنے شاگرد مرقس سے تحریر کروائی۔ پطرس نے مرقس کو ہدایات دیں اور مرقس نے بطور کاتب انجیل مقدس تحریر کی۔ اسی طرح لوقا نے بھی رُوح القدس کے ان کاموں کو روح کی ہدایت سے پولس کی خدمت کے نتیجہ کے طورپر درج کیا۔ پس لوقا نے بڑی خوبصورتی سے ان احکامات اور اعمال کو درج کیا جو آج رسولوں کے اعمال کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ پولس کے تینوں سفروں کی تفصیل کا اندراج اعمال کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ لوقا نے اپنے انجیلی بیان میں بھی یسوع مسیح کی حیات اور مقصدِ نجات کو بڑی خوبصورتی سے درج کیا ہے۔ جو آج ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اگرچہ لوقا غیر قوم سے یسوع مسیح پر ایمان لایا تھا۔ تاہم اُس نے بڑی اہم خدمت انجام دی۔

اب اعمال کی کتاب میں یسوع مسیح کے ظہور کی جو کہانی لوقا بیان کررہا ہے اس میں خداوند خدا نے حننیاہ کو بھی شامل کیا۔ اور اُسے استعمال کیا کہ وہ پولس کی مدد کرے۔ اور اُسکو ہدایت دے کہ خداوند کی خدمت انجام دے۔ اس کے بعد خداوند خدا خود بھی مختلف وقتوں میں پولس پر ظاہر ہوا اور یسوع مسیح کے جلال کا سبب بنا۔ اس کے بعد اُسے غیر قوموں میں خدمت کی بُلاہٹ بھی دی گئی تاکہ وہ اُس خدمت کو انجام دے جو غیر قوموں کو مسیحیت میں لانے لئے پولس کو سونپی گئی۔

''مَیں نے کہا اے خداوند! اے خداوند! تُو کون ہے؟ خداوند نے فرمایا مَیں یسوع ہوں جسے تُو ستاتا ہے۔'' (اعمال26:15)

اس آیت میں خداوند یسوع مسیح نے مسیحی علم الٰہی کی ایک اہم حقیقت کا بیان کیا جسے پولس پہلے قبول نہیں کرتا تھا۔ بلکہ وہ مسیحیوں کو ستانے کا موجب بنا ہوا تھا۔ خداوند خدا نے کلیسیا کو اپنا بدن قرار دیا۔ کلیسیا کو ستانا در حقیقت یسوع مسیح کو ستانا ہے۔ اس سے پیشتر یسوع مسیح کے پیروکار وں کو ناصری کہا جاتا تھا۔ یہودی صدر عدالت والوں نے یسوع مسیح کے وقت میں بھی مسیحیوں کو ناصریوں کا بدعتی فرقہ کہا تھا۔ لیکن یسوع مسیح کلیسیا اپنا بدن قرار دیتا ہے۔

''لیکن اُٹھ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔۔۔'' (اعمال26:16)

خداوند یسوع مسیح نے پولس کو حوصلہ دیا کہ اُٹھ کھڑا ہو۔ یقیناً پولس نے جب یسوع مسیح کو دیکھا تو وہ ڈر گیا، کیونکہ وہ یسوع مسیح کے سامنے بے ہمت ہو گیا۔اور کچھ نہ کر سکا۔لکھا ہے کہ وہ گر پڑا۔ کیونکہ وہ یسوع

مسیح کی قدرت اور زور کا مقابلہ نہ کر پایا۔

''۔۔۔کیونکہ مَیں اسلئے تجھ پر ظاہر ہوا ہوں کہ تجھے اُن چیزوں کا بھی خادم اور گواہ مقرر کروں جن کی گواہی کے لئے تُو نے مجھے دیکھا ہے اور اُن کا بھی جن کی گواہی کے لئے مَیں تجھ پر ظاہر کرونگا۔''' (اعمال26:16)

یہ وہ گواہی ہے جس کے حزقی ایل اور یرمیاہ جیسے انبیا کو بھی بُلایا گیا تھا اور اب خداوند خدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے پولس کو بُلایا اور مقرر کیا کہ اُس کے جلال کا گواہ ٹھہرے۔ پس خداوند یسوع مسیح نے اُس کی زندگی کو بدل اورنیا مخلوق بنا دیا اور تیار کیا کہ وہ یسوع مسیح کے گواہی کے لئے کام کرے۔ اور اُس کے کام کے لئے مقرر کیا جائے۔ پس خداوند یسوع مسیح نے اُسے غیر قوموں کا رسول ہونے کے لئے بُلایا اور مقرر کیا کہ برنباس اور دوسرے رسولوں کی طرح یسوع نام کا پرچار کرے۔

''اور مَیں تجھے اس امت اور غیر قوموں سے بچاتا رہوں گا جن کے پاس تجھے اسلئے بھیجتا ہوں کہ تُو اُنکی آنکھیں کھول دے تاکہ اندھیرے سے روشنی کی طرف اور شیطان کے اختیار سے خدا کی طرف رجوع لائیں اور مجھ پر ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مقدسوں میں شریک ہو کر میراث پائیں۔''' (اعمال-18 17:26)

یہاں خداوند یسوع مسیح نے پولس کے ایمان کو بالکل تبدیل کر دیا۔ اور اُس کے یہودی ایمان کی بجائے مسیحی ایمان پر قائم رہنے اور اُس کی منادی کرنے کی دعوت اور ذمہ داری سونپ دی۔ تاکہ مسیح یسوع کس گواہ ٹھہرے اور اُس کے پاک نام کی منادی کرے۔ خدا کی بادشاہی کا پرچار کرے۔

یسوع مسیح نے واضح طور پر پولس سے کہا کہ اُسے گواہی کے لئے چنا جا رہا ہے۔ خداوند خدانے پولس کی زندگی کو یکسر بدل دیا۔ تاکہ اُس کے وسیلہ سے بہت سے لوگوں کی زندگیاں بدلیں اور لوگ اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آئیں اور شیطان کے اختیار سے نکل کر خدا کی طرف رجوع لائیں۔ بے شک خداوند خدا قوت رکھتا ہے کہ وہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیں اندھیرے سے نکالے اور ہماری زندگیوں کو بحال کرے۔ اور ہمیں ابدی زندگی کا وارث ٹھہرائے۔ لوقا اعمال کی کتاب میں اس سادہ ایمان کا اظہار کرتا ہے کہ یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کے باعث خداوند خدا ہمیں نیا مخلوق بناتا ہے ۔ اور ہم اُس کے بیٹے اوراپنی منجی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ابدی زندگی میراث میں حاصل کرتے ہیں۔

یسوع مسیح کے نام پر ایمان لانے کا یہ استحقاق ہے کہ ہم نئے سرے پیدا ہوتے اور اُس کے پاک نام کو عزت اور جلال دیتے ہیں یوں ہم اُس کے نام کی گواہی دینے کے باعث ابدی میراث حاصل کرتے ہیں گوکہ ہم لے پالک بیٹے اور بیٹیاں ہیں تاہم یسوع مسیح کے نام پر ایمان لانے کے وسیلہ سے ہم ابدی میراث کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ لیکن اس استحقاق کے ساتھ ہمیں ذمہ داری بھی ملتی ہے تاکہ اپنے گناہوں کی معافی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ خداوند کے ارشادِ اعظم پر عمل کریں۔ پولس رسول نے براہِ راست یسوع مسیح سے ارشادِ اعظم کی تکمیل کی ہدایت پائی۔ اور وہ ایمان لایا کہ یسوع مسیح منجی ہے۔ اور اُس کے نام کی گواہی کے لئے تیار ہو گیا۔ اس کے بعد وہ یسوع مسیح کے نام پر ایمان رکھتے ہوئے تقدیس اور پاکیزگی کا قائم رکھنے کے لئے خود بھی تیار ہوا اور بہت سے لوگوں کو یسوع مسیح کے نا م پر ایمان رکھنے کے لئے قائل کرتا اور کلیسیاؤں کو مضبوط کرتا رہا۔

دمشق کی راہ میں پولس کے ساتھ ملاقات نے اُس کی زندگی کے رخ کو بدل دیا۔ یوں پولس کو خداوند یسوع مسیح نے نئی رُوحانی زندگی میں بحال کِیا اوراُسے قائم کِیا کہ اُس کا گواہ بنے۔

''اسلئے اے اگرپاپادشاہ! مَیں اُس آسمانی رویا کا نافرمان نہ ہوا بلکہ پہلے دمشقیوں کو پھر یروشلیم اور سارے مُلک یہودیہ کے باشندوں کے اور غیر قوموں کو سمجھاتا رہا کہ توبہ کریں اور خدا کی طرف رجوع لاکر توبہ کے موافق کام کریں۔''(اعمال26:19-20)

پولس رسول اقرار کرتا ہے کہ اُس نے خداوند خدا کے فرمان کی نافرمانی نہیں کی۔ کیونکہ دمشق کی راہ میں جو نظارہ اُس نے کِیا اُس سے پولس کی زندگی بالکل بدل گئی۔ اس کے بعد پولس رسول عبادت خانوں میں جا جا کر یسوع مسیح کے نام کی منادی کرنے لگاکہ یسوع مسیح خداکا بیٹا ہے ۔ اس کے بعد پولس مسیحی علمِ الٰہی کا پرچار کرنے لگا کیونکہ اُس نے پرانے عہدنامہ کے تمام وعدوں کو یسوع مسیح پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور اب وہ اس کی گواہی دینے کے لئے بالکل تیار ہو گیا۔ اُس نے خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی قوت کا تجربہ کر لیا تھا۔ رومیوں کے خط میں پولس رسول نے خدا کی بیٹے کی قوت کو اُس کی قیامت کے طور پر ظاہر کیِا ہے۔ اب پولس نے جان لیا تھااور یسوع مسیح کی قیامت پر اُس کا کامل ایمان تھا۔ کہ خداوند خدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیِا ہے ۔اور اُس کی قیامت کی خوشخبری ہی ابدی نجات عطا کرتی ہے۔ اس ایمان کے بغیر نجات اور گناہوں کی معافی ممکن نہیں ہے۔ پولس نے خود بھی یسوع مسیح کے قبول کر لِیا اوراس ایمان کا اظہار اور پرچار پولس کی زندگی کا مقصد بن گیا۔ یوں اُس نے یسوع کے نام کی گواہی کو اپنے زندگی میں اولین ترجیح دی۔

اُس نے خداوند خدا کے احکام کی تابعداری کی۔ اُس کی زندگی بدل گئی۔ اور دوسرے رسولوں کی طرح اُس نے بھی یسوع مسیح کے جلال کے لئے کام کِیا اور اُس کے پاک نام کی گواہی دینے کو تیار ہوا۔ اُس نے سب لوگوں کی بھلائی کے لئے کام کِیا تاکہ اُس ابدی نجات کو حاصل کریں۔ پس پولس نے یسوع مسیح کے نام سے توبہ کی منادی کی۔ تاکہ ایمان لائیں اور رجوع لائیں اور اندھیرے نکل کر روشنی میں آئیں اورشیطان کے اختیار سے بچ کر خداوند خدا کی طرف توجہ کریں۔

پولس اپنی تبدیلی کا عملی ثبوت پیش کِیا اور یسوع مسیح کے نام کی گواہی دینے کے لئے ہر طرح کی مشکلات برداشت کرنے کو تیار رہا۔ اور برداشت بھی کِیا لیکن یسوع مسیح کے نام کی گواہی دینا جاری رکھا۔ اُس نے خوشی سے خداوند کے نام کی منادی کی۔ اب خداوند نے پولس سے توقع کی کہ وہ خداوند کے نام کی گواہی دے۔ ان باتوں کی گواہی دے جو اُس نے دیکھی ہیں اور جو باتیں ابھی اُس پر ظاہر کی جانے والی ہیں۔ اُن کی گواہی کے لئے بھی تیار ہو۔ یوں یسوع مسیح نے پولس کو ایمان لانے کی پیش کش کی اورپولس کو اپنے ساتھ وابستہ کر لِیا تاکہ کامل بھروسہ اور امید کے ساتھ نجات کی خوشخبری کو قبول کرتے ہوئے ایمان پر قائم رہے اور رُوحانی زندگی میں ترقی کرے۔

بہت دفعہ ہم ایمان میں کمزوری کے باعث خداوند سے وابستگی قائم نہیں رکھ پاتے ۔ لیکن یاد رکھیں کہ خداوند یسوع مسیح ہمیں قوت دیتااور اپنے رُوح کے وسیلہ سے ہمیں بحال کرتا ہے تاکہ ابلیس کے قبضے میں نہ پھنس جائیں بلکہ اُس کے پاک نام کی بزرگی ظاہر کریں۔یوں ہمیں ہمیشہ اپنے ایمان کا اقرار کرنااور قائم رہنا ہے۔ تاکہ ہماری زندگی سے خداوند یسوع مسیح کا نام عزت اور جلال پاتا رہے۔

کیونکہ ہم اسی لئے بلائے گئے ہیں تاکہ ہم خداوند کے لئے پھل پیدا کریں۔ اور ہماری گواہی نتیجہ میں لوگ یسوع کو قبول کریں۔

''انہی باتوں کے سبب سے یہودیوں نے مجھے ہیکل میں پا کر مار ڈالنے کی کوشش کی ۔لیکن خدا کی مدد سے مَیں آج تک قائم ہوں اور چھوٹے بڑے کے سامنے گواہی دیتا ہوں اور اُن باتوں کے سوا کچھ نہیں کہتا جن کی پیشن گوئی نبیوں اور موسیٰ نے بھی کی ہے۔'' (اعمال 26:21-22)

پولس رسول ان باتوں میں قائم رہنے اور گواہی دینے کے لئے پوری کوشش کرتا ہے کہ خداوند کا وفادار خادم بنے۔ یوں پولس کی خدمت کے نتیجہ میں خداوند خدا نے کلیسائیں قائم کیں اور بہت سے لوگوں کو خوشخبری کے بھید کے وسیلہ سے خداوند خدا نے چُن لِیا اور مقرر کیِا کہ وہ سب ایمان لائیں اور ترقی کرتے جائیں۔ پولس نے موسیٰ کی سب پیشن گوئیوں اور نبیوں کی تعلیم کے مطابق میں سب یہودیوں میں یسوع مسیح کے نام کا پرچار کیِا تاکہ وہ ابدی نجات سے غافل نہ رہیں جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُن کے لئے تیار کی گئی تھی۔ اور جس کی پیش کش خداوند کی طرف سے کی گئی۔ یہ وہ زندگی بخش پیغام ہے جو یسوع مسیح کی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے دیا گیا۔ اور رسولوں نے اس کی گواہی دی۔ اس زندگی کے پیغام کی بابت خوشخبری دی۔ یہی نجات غیر قوموں کو بھی دی گئی۔ اور جتنوں نے اُسے قبول کیِا وہ سب ایمان لانے کے وسیلہ سے خداوند کے لے پالک بیٹے اور بیٹیاں ٹھہرے۔ اور خداوند کے ساتھ منسوب ہوئے ۔اور اُس کے ساتھ پیوستہ ہوئے۔ اسلئے پولس رسول دکھ اُٹھا رہا تھا کیونکہ وہ اس گواہی پر قائم تھا۔ جس کی گواہی کے لئے پولس کو کھڑا کیِا گیا تھا۔ پولس نے مسیحی علمِ الٰہی کا پرچار خداوند یسوع مسیح کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے جاری رکھا۔

یہ پرانے عہد نامہ کی تکمیل ہے جو یسوع مسیح کے نجات بخش پیغام کے وسیلہ سے پوری ہو چکی ہے یعنی یسوع مسیح اس دنیا میں آیا اور نجات کا پیغام تمام بنی نوع انسان کے لئے دیا۔ اور ہر ایک یہودی اور غیر یہودی کو اس زندگی بخش پیغام کو قبول کرنے کی دعوت دیتا ہے ۔

اب اس نئے عہد میں ہم بھی شامل ہیں اور خداوند ہمیں حوصلہ دیتا اور تیار کرتا ہے کہ اس عہد پر قائم رہیں اور یسوع نام کی گواہی دیں۔ یوحنا کے پہلے عام خط کے مطابق یسوع مسیح کو ہمیشہ کی زندگی کا موجب ٹھہرایا گیا ہے ۔کیونکہ یوحنا نے فرمایا ہے کہ یسوع مسیح کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتاہے۔ اگر ہم کہیں نے ہم نے گناہ نہیں کیِا تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں ۔ پس ہمیں یسوع مسیح کے وسیلہ سے حاصل ہونے والی اس نجات کو ترک نہیں کرنا، بلکہ پورے ایمان سے قبول کرنا چاہئے۔ تاکہ ابدی نجات اور میراث حاصل کریں۔

یسوع مسیح کے وسیلہ سے پرانے عہدنامہ کی کہانت یسوع مسیح میں تبدیل ہو گئی اور اب وہ ہمارا سردار کاہن ہے۔ جو اپنا خون ہی خون لے کر پاک ترین مکان میں داخل ہو گیا ہے جس نے ہمارے لئے ابدی خلاصی کا بندوبست کیِا ہے۔ ہماری نجات کے لئے ہی اُس نے دکھ بھی اُٹھائے ، وہ ستایا گیا۔ اُسے مارا کُوٹا گیا تاکہ ہمارے لئے خلاصی کا انتظام کرے۔ خداوند خدا نے یسوع مسیح کو مقرر کیِا کہ وہ ہمارے نجات کا سبب ٹھہرے۔ پس یسوع مسیح نے اس ذمہ داری کو جو باپ کی طرف سے اُس کے سپرد کی گئی تھی، پورا کیِا۔ یوں اُس پر ایمان لانے سے ہم کامل ہوتے اور ابدی نجات حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں اُس کے پاک نام کا اشتہار دینے کی ضرورت ہے ۔ تاکہ ہر غیر ایماندار یسوع نام پر ایمان لائے اور ابدی زندگی حاصل کرے۔

پولس نے اگرپا کے سامنے بیان کیا کہ موسیٰ اور پرانے عہدنامہ کے انبیا کی پیشن گوئیاں یسوع مسیح کے حق میں پوری ہو گئی ہیں۔ اسی لئے پولس رسول نے یسوع مسیح کی گواہی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا۔ اب پولس کے لئے کوئی گنجایش نہ تھی کہ وہ خداوند یسوع مسیح کی قیامت کا انکار کرے۔ بلکہ مسیح یسوع کے بارے میں اُس کے خیالات بالکل تبدیل ہو گئے۔

یسوع مسیح کے بارے میں یہی علم الہیٰ آج ہمارے ایمان کا بھی حصہ بن گئی ہے۔ کیونکہ ہم بھی غیر قوموں میں سے یسوع مسیح پر ایمان لائے ہیں اور خدا کے لے پالک بیٹے اور بیٹیاں بن گئے ہیں۔ اور بے شک خداوند یسوع مسیح زندہ ہے اور ہم اُس کے نام کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ خداوند خدا ہمیں بھی قائل کرتا ہے ہم اُس امید کو حاصل کریں اور اُس پر ایمان لا کر اُس کے گواہ ٹھہریں۔

آئیں ہم دُعا کریں۔

''اے خداوند خدا! ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ اُس عظیم فضل اور رحم کے لئے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ سے ہم پر کیا گیا ہے۔ بے شک زندگی کی مشکلات میں بھی تُو ہمارے ساتھ رہتا ہے ۔ اور ہم سے دستبردار نہیں ہوتا۔ اور ہمیں ترک نہیں کرتا۔ اگرچہ ہم تیرے مخالف ہوں پھر بھی تُو ازسرِ نو بحال کرتا اور قوت دیتا ہے کہ تیرے گواہ ٹھہریں۔ تیری قوت اور کُمک ہمارے لئے ہر وقت دستیاب رہتی ہے۔ تُو ہماری مدد کرتا ہے۔ ہم تیرا شکر کرتے ہیں تُو نے ہمیں نجات کا عظیم استحقاق بخشا ہے جو تیرے بیٹے پر ایمان لانے کے باعث ہمیں حاصل ہوا ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اب ہمیں اپنے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلہ سے

کامل کر، اور گواہی دینے کا فضل بخش دے تاکہ ہماری زندگیوں کے وسیلہ سے تیرا بیٹا ہمارا خداوند یسوع مسیح عزت اور جلال پائے۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی جانیں کہ تُو نجات دہندہ ہےاور ابدی زندگی بخشتا ہے۔ ہمارے دلوں کو کامل کر، اور اپنے بھیدوں کو سمجھنے کے لئے ہمیں فہم عطا کر دے۔ ہمیں برکت بخش دے کہ ہم اپنی مسیحی مختاری اور ذمہ داری کو سمجھیں اور اسے پورا کریں۔ اور اپنے خاندان، دوستوں اور عزیزوں میں تیرے نام کی گواہی دینا جاری رکھیں۔ دوسروں کے لئے ایسا رحیم بنا دے جس طرح تُوخود ہمارے لئے رحیم ہے۔ اعمال کی کتاب میں مذکور رسولوں کی ذمہ داری اور خدمت کی مانند ہمیں بھی زور بخش کہ تیری گواہی لائق طور پر پیش کریں۔ تیرا شکر کرتے ہیں کہ تُو ہماری مدد کرتا ہے۔ ہم تیری تعظیم کرتے ہیں تجھے مبارک کہتے ہیں۔یسوع مسیح کے نام میں۔آمین!''

اسی ۱۵ویں باب دے اخیر تے آں جتھے یروشلیم دے وچ ہون والی کونسل ملدی اے۔ ہُن ایتھوں کہانی دا رُخ بدلن والا اے۔ اعمال دی کتاب خُداوند یسوع مسیح دے سونپے گئے کماں دے بارے خاص طور تے بیان کردی اے۔ کیوں جے حُکم ایہہ دِتا گیا سی پئی یہودیہ تے سامریہ تے زمین دی انتہا تیکر خُداوند دی گواہی دیوؤ۔ ایس خُوشخبری دا آغاز ابتدا دے وچ بالکُل یہودی مذہب دے طور تے وچ ہویا سی۔

پہلی صدی مسیحی دے وچ خُداوند یسوع مسیح دی قیامت تے اسمان دے اُتے اُٹھائے لئے جاون دے بعد جیویں ای رسولاں نے مُنادی دا کم شروع کیتا سی اوہناں نوں یہودیاں دے ولوں بہت ساریاں مُشکلاں دا سامنا کرنا پیا سی۔ ایذا رسانی دا دور گُزریا تے اوہناں نوں یروشلیم چھڈ کے نس جانا پیا سی۔ تاں وی او جتھے جتھے گئے سن اوہناں نے خُداوند دے ناں نوں جلال دِتا سی۔ ابتدا دے وچ بہت سارے لوکی یہودیت دے وچوں نکل کے مسیحیت دے وچ داخل ہو گئے سن۔ تے ایہدے باہجوں غیر قوماں دے وچ مُنادی دا کم شروع ہو گیا سی۔ خُداوند یسوع مسیح دے جی اُٹھن دے باہجوں ۱۰ وریاں دے بعد غیر قوماں نوں موقع مِلیا سی پئی او نجات دے وچ شامل ہون۔ ایس توں پہلاں رسول صرف یہودیاں دے وچ ای مُنادی کردے سن۔ اوہناں نوں یسوع مسیح دے جی اُٹھن دی گواہی دیندے سن تے خُداوند یسوع مسیح دی الوہیت دا پرچار کردے سن۔

یہودی ایماندار مسیحیت نوں قبول کر لین دے باہجوں اجے وی یہودی رسماں دی پیروی کردے سن۔ اعمال دی کتاب دے پندرہویں باب دے وچ کُجھ نام نہاد مسیحیاں نے ایہہ مسئلہ کھڑا کر دِتا سی پئی غیر قوماں دے وچوں مسیحی ہون والیاں نوں یہودی شریعت دے اُتے ضرور عمل کرنا چاہیدا اے۔

بھاویں جے رسولاں نے تے حواریاں نے نجات پائی سی۔ جہناں دے وچ پطرس وی شامل سی او سارے شریعت دی پیروی کردے سن۔ تے او کسے وی غیر قوم بندے دے نال کسے قسم دا کوئی ورتن نہیں رکھدے سن۔ او اوہناں دیاں گھراں دے وچ جانا تے اوہناں دے نال رفاقت رکھنا ضروری نہیں سمجھدے سن۔ تے او خیال کردے سن پئی ایویں غیر قوم دے نال کھاون پین دے نال تے اوہناں دے نال رفاقت رکھن دے نال او ناپاک ہو جاون گے۔ کیوں جے غیر قوم لوکی مکروہات دی پرستش کردے سن تے حرامکاری وی کردے سن۔ ایس ای وجہ توں رسول اوہناں توں کنارہ کردے سن۔

غیر قوماں خُداوند یسوع مسیح دے اُتے ایمان لیاوندیاں ہوئیاں نجات یافتہ ہوئیاں نے تے ابرہام دے پُتراں دے وچ شامل ہوئیاں نے۔ پر کیوں جے خُدا پاپ نوں پسند نہیں کردا اے ایس لئی رومیوں تیجے تے چوتھے باب دے وچ پولس نے ایہناں ساریاں گلاں توں کنارہ کرن تے زور دِتا اے جہناں توں خُدا نوں نفرت اے تے غیر قوماں ایہناں طریقیاں نوں اپنے لئی اپناوندیاں نے۔

یہودی ایماندار بھاویں جے خُداوند یسوع مسیح دے اُتے ایمان لیا چکے سن پر تاں وی او اجے تیکر شیواں نوں شریعت دے نُقطہ نظر دے نال ویکھدے سن۔ ایویں ایہہ لوکی روایتی مذہب دے قائل سن تے اوہناں قائم کیتیاں ہوئیاں روایتاں دے اُتے عمل کردے سن۔ پر ۱۵ویں باب دے وچ کونسل دے فیصلے دے بعد اِک وڈی تبدیلی واقع ہوئی سی۔ غیر قوماں دے لئی ایہہ گل بہت ای خُوشی دا باعث سی پئی خُدا نے اوہناں نوں اپنی نجات دے نال منور کیتا اے۔ خُدا نے اوہناں نوں ہنیرے وچوں کڈھ کے روشنی وچ لیاوندا سی۔ خُدا نے صدیاں توں بنے ہوئے ایس جمود نوں توڑن دے لئی خُداوند یسوع مسیح نوں بھیجیا سی پئی او خُدا دے پیار نوں انساناں دے اُتے ظاہر کرے۔

پُرانے عہد نامے دے وچ بہت ساریاں نبیاں نے خُداوند یسوع مسیح دے بارے دے وچ پیشن گوئیاں کیتیاں سن۔ جیہڑیاں خُداوند یسوع مسیح دی صورت دے وچ ہُو بہو پُوریاں ہوئیاں سن۔ پر یہودیاں تے رسولاں دوناں دی نظر دے وچ غیر قوماں دی نجات دی توقع نہیں پائی جاندی سی۔ تے او آپ وی ایس گل تے بہت حیران سن۔ نبیاں دیاں پیشن گوئیاں دے مُطابق خُداوند یسوع مسیح نے انسانی جسم اختیار کردیاں ہوئیاں ایس جہان دے وچ اپنے آپ نوں ظاہر کیتا سی۔

ہُن اسی اعمال دی کتاب دے اخیر دے وچ آں۔ ایتھے پولس تے برنباس کونسل دے اوس پیغام نوں دیون دے لئی آوندے پئے نے۔ جہدے وچ غیر قوماں نوں تسلی دیندیاں ہوئیاں اوہناں نوں کُجھ

ہدایتاں دِتیاں گئیاں سن۔ تاں پئی اوہناں کُجھ گلاں دا دھیان رکھدیاں ہوئیاں اوہناں دا یہودی ایمانداراں دے نال اخلاقی تعلُق بحال رہوئے۔ اوہناں نوں حرامکاری، گلہ گھوٹے ہوئے جانوراں تے لہو توں منع کیتا گیا سی۔

پولوس تے برنباس واپس آئے تے کلیسیا ہور وی وہدی تے ترقی کردی گئی سی۔ اعمال دی کتاب دے ۱۵ ویں باب دی ۳۶ ویں آیت توں پولس دے دوجے مشنری سفر دا آغاز ہُندا اے۔ جِتھے ایویں لِکھیا ہویا اے:

کُجھ دِناں دے بعد پولوس نے برنباس نوں آکھیا پئی جہناں جہناں شہراں دے وچ اسی خُدا دے کلام نوں سُنایا سی اوہناں دے وچ جا کے ویکھئیے پئی بھائیاں دا کیہ حال اے؟

پولس تے برنباس نے اوہناں کلیسیاواں دی بُنیاد رکھی سی۔ اکنیم، لُسترہ تے دربے تے آسے پاسے دیاں علاقیاں دے وچ کلیسیاواں نوں قائم کیتا گیا سی۔ ایہہ اوہناں دے لئی کوئی سوکھا کم نہیں سی اوہناں نوں ایہدے وچ بہت ساریاں مُشکلاں نوں برداشت کرنا پیا سی۔ اوہناں نوں ماریا گیا سی تے سنگسار کیتا گیا سی ایتھوں تیکر پئی ادھموا سمجھ کے سُٹ دِتا گیا سی۔ پر خُدا نے اوہناں نوں اپنے ناں دے جلال دے لئی محفوظ رکھیا سی۔ ایویں پولس تے برنباس نے کُجھ چِر دے بعد فیر ایہہ فیصلہ کیتا پئی

اوہناں علاقیاں نوں جایا جاوئے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۱۵ باب دی ۳۷ توں ۴۰ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے برنباس دی صلاح سی پئی یوحنا نوں جیہڑا مرقس اکھواندا اے نال لے چلئیے۔ پر پولس نے ایہہ متہ ناسب نہیں جانیا سی پئی جیہڑا بندہ پمفلیہ دے وچ کنارہ کرکے اوس کم دے لئی اوہناں دے نال نہیں گیا سی اوہنوں نال لے کے جائیے۔ تے ایس گل توں اوہناں دے وچ اینی تکرار ہوئی پئی او اِک دوجے توں وکھ ہو گئے۔ تے برنباس مرقس نوں لے کے جہاز اُتے کُپرس نوں ٹُر پیا۔

ایہہ آیت سانوں موقع دیندی اے پئی اسی پولس دی پاسبانی خدمت دی روح نوں ویکھ سکئیے۔ اِک نامور تے قابلِ قدر اُستاد نے پولوس دی محبت دے نال بھری ہوئی فکرمندی تے نگہداشت دا عکس ایہناں لفظاں دے وچ وکھایا اے پئی مسیحی حیاتی نوں شروع کرن دے لئی سینکڑاں لوکاں نوں سدن دی بجائے خدمت دے کم دے لئی ایمانداراں نوں ترجیح دِتی جاوئے۔

ایہہ سب پولوس دی ایمانداراں دا نتیجہ سی پئی اوہنے خُداوند خُدا دے ناں دی مُنادی کیتی سی تے اوہدے ناں دے جلال نوں ظاہر کیتا سی۔ او خُدا دے نال وفاداری دے نال چلدا رہیا سی تے خُدا دے ناں نوں جلال دِتا سی۔ پولس رسول خُدا دے انصاف نوں وی جاندا سی پئی خُدا نے جیہڑی ذمہ داری اوہنوں دِتی اے او اوہنوں پُوری کرے گا۔ بھاویں جے کلیسیا دے وچ پیدا ہون والے مسئلے دی وجہ

توں رسول کُجھ پریشان ہو گئے سن پر کونسل نے ایس مسئلے نوں بہت ای چنگے طریقے دے نال حل کیتا سی۔ ایس مسئلے دے حل دے باہجوں پولوس نے ایہہ ضرورت محسوس کیتی سی پئی او اوہناں کلیسیاواں نوں فیر جا کے ویکھے جہناں نوں اوہناں نے پہلے سفر دے وچ قائم کیتا سی۔ ایویں کونسل دے کیتے جاون والے فیصلے دے بعد کلیسیا نوں بہت ای اطمینان حاصل ہویا سی۔

برنباس دے ناں دا مطلب نصیحت دا پُتر اے او پولس دا رشتہ دار سی تے پہلے سفر دے وچ او پولوس دے نال سی۔ جدوں او پہلے مشنری سفر تے گئے سن تے او کُپرس توں پمفلیہ گئے سن تے پمفلیہ توں اگے مرقس نے جاون توں انکار کر دِتا سی۔ ایہدی تفصیل اعمال دی کتاب دے وچ درج اے تے اوہناں نے اوہنوں واپس یروشلیم نوں بھیج دِتا سی۔

ایتھے پولوس نے برنباس دے رائے دے نال اتفاق نہیں کیتا سی پئی جیہڑا بندہ پہلاں کم نوں ادھورا چھڈ کے واپس آ گیا سی اوہنوں فیر نال لے کے جانا ٹھیک نہیں اے۔ ایویں پولوس نے برنباس دی ہاں دے نال ہاں نہیں ملائی سی سگوں اوہنوں نفی دے وچ جواب دِتا سی۔ سانوں ایہہ تفصیل نہیں دِتی گئی اے پئی مرقس کیوں ایس خدمت دے کم نوں مکمل نہیں کر پایا سی تے چھڈ کے واپس یروشلیم آ گیا سی۔

ایویں اپنے کم دی فکر کردیاں ہوئیاں پولوس نے ایہہ سوچیا پئی او فیر اوہناں کلیسیاواں دا دورہ کرے جیہڑیاں اوہناں نے قائم کیتیاں سن۔ تاں پئی اوہناں دا حال احوال اوہناں نوں معلوم ہوئے۔ پر ایتھے پولس نے ایہہ متناسب بی جانیا پئی او مرقس نوں اپنے نال لے کے جاون۔

ایس گل نوں لیندیاں ہوئیاں پولوس تے برنباس دے وچ بہت ای بحث ہوئی سی پر پولوس مرقس نوں نال لے کے جاون تے راضی نہیں ہویا سی۔ برنباس مرقس نوں نال لے کے کُپرس نوں چلا گیا سی۔ پر پولوس نے اپنے ارادے نوں نہ بدلیا سگوں ایمان دے نال اوہنے اپنے سفر نوں شروع کیتا سی۔ او اوہناں کلیسیاواں دے کول گیا جہناں نوں اوہنے قائم کیتا سی تاں پئی اوہناں دی روحانی حالت نوں ویکھے تے اوہناں نوں مضبوط کرے۔

برنباس تے مرقس کُپرس نوں چلے گئے تے اوتھے جا کے اوہناں نے خُدا دے پاک کلام دی مُنادی نوں جاری رکھیا سی۔ تے پولوس نے پاک روح دی راہنمائی دے وچ اپنے سفر نوں جاری رکھیا۔ اعمال ۱۵ باب دی ۴۰ تے ۴۱ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

پر پولوس نے سیلاس نوں پسند کیتا تے بھائیاں دے ولوں خُدا دے فضل دے سُپرد ہو کے روانہ ہویا۔ تے کلیسیاواں نوں مضبوط کردیاں ہوئیاں سُوریہ تے کلکیہ توں لنگیا۔

سیلاس وی مسیحی کلیسیا دا اِک اہم رُکن تے رسول سی تے اوہنوں وی خُداوند نے اپنی خدمت دے لئی چُنیا ہویا سی۔ سیلاس وی یروشلیم دی کونسل دے وچ موجود سی تے او موسی دی شریعت نوں جاندا سی۔ گلتیوں دے خط دے وچ وی شریعت دیاں حُکماں دے اُتے بہت بحث کیتی گئی اے۔ اوتھے وی پولوس نے نجات نوں فضل دی رائیں مُمکن قرار دِتا اے نہ پئی عملاں دے سببوں۔ ایہہ ای وجہ سی پئی پولوس رسول نے فریسیاں دے نال اتفاق نہیں کیتا سی۔ سگوں یروشلیم دی کونسل دے وچ نامختوناں دے ایس مسئلے نوں پیش کیتا سی۔

سیلاس کُپرس داوسن والا سی تے او رومی شہری سی۔ رومی شہریت دا فائدہ ایہہ سی پئی او روم دے ماتحت کسے وی شہر دے وچ آسانی دے نال آجا سکدے سن۔ پہلے مشنری سفر دے وچ مرقس نے مُشکلاں نوں برداشت نہ کردیاں ہوئیاں پولوس تے برنباس توں کنارہ کر لیا سی تے پمفلیہ توں واپس یروشلیم نوں آگیا سی۔ تاں وی مرقس پطرس دا کاتب سی تے پطرس نے مرقس دا انجیلی بیان اوہدے ای ہتھوں لکھوایا سی۔ جدوں پطرس شہید ہویا سی تے او روم دے وچ مُنادی کردا پیا سی۔ ایویں مرقس دی انجیل پطرس نے آکھن تے اوہنے لکھی سی۔

ایہدے باہجوں مرقس نے بہت ساری خدمت کیتی سی اوہنے سکندریہ دے وچ کلیسیا نوں قائم کیتا سی۔ پطرس دی طرح اوہدی خدمت وی کافی مضبوط تے موثر سی، اوہنے بڑی محنت تے وفاداری دے نال کلیسیا نوں قائم کیتا سی۔

پولوس کرنتھیوں دے پہلے خط دے وچ تے گلتیوں دے خط دے وچ ایہناں کلیسیاواں دی حوصلہ افزائی کردا اے۔ یروشلیم دی کونسل دے بعد پولوس کونسل دے ولوں جاری ہون والے خط دے نال ایہناں کلیسیاواں دی حوصلہ افزائی کرن جاندا اے۔ سیلاس تے یہوداہ نے ایہناں گلاں نوں زبانی کلیسیاواں دا حوصلہ وہداون دے لئی بیان کیتا سی۔

پولوس دا پیغام کلیسیاواں دے لئی بہت ای خوشی تے شادمانی دا سی۔ اوہنے ایہناں کلیسیاواں دے وچ خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال خُوشی تے شادمانی دا پرچار کیتا سی۔ اعمال ۱۶ باب دی پہلی آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

فیر او دربے تے لُسترہ دے وچ پہنچیا تے ویکھو اوتھے تیمتھیس ناں دا اِک حواری سی۔ اوہدی ماں تے یہودی سی جیہڑی ایمان لے آئی سی پر اوہدا باپ یونانی سی۔

دربے تے لُسترہ دے وچ پولوس تے برنباس پہلاں ای اپنے پہلے مشنری سفر دے وچ مُنادی کر چُکے سن۔ اوہناں دی مُنادی توں مُتاثر ہُندیاں ہوئیاں اوتھے دیاں لوکاں نے اوہناں نوں اپنے دیوتے مندیاں ہوئیاں اوہناں دے لئی قُربانی کرنا چاہی سی۔ اوتھے اوہناں دی مُلاقات تیمتھیس دے نال ہوئی جیہڑا نیک نام بندہ سی تے اوہنے پہلے مشنری سفر دے وچ خُداوند نوں قبول کیتا سی۔ تیمتھیس دی ماں تے نانی یہودی سی پر اوہدا باپ یونانی سی۔ اعمال ۱۶ باب دی ۲ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

او لُسترہ تے اکنیم دیاں بھائیاں دے وچ نیک نام سی۔

تیمتھیس دا باپ یونانی سی جدوں پئی اوہدی ماں تے نانی یہودی سن۔ او دونویں ای شریعت دیاں حُکماں نوں مندیاں سن تے اوہناں نوں جاندیاں سن۔ او اوہناں پاک نوشتیاں نوں جاندیاں سن جہناں دی تعلیم اوہناں نے تیمتھیس نوں وی دِتی سی۔ اپنی ماں دی وجہ توں او وی شریعت نوں جاندا سی۔ ایمان دے اعتبار دے نال او یہودی سی تے شریعت نوں جاندا سی۔ ایویں او دربے تے لُسترہ دیاں لوکاں دے وچ ایماندار سی۔ اکنیم دے وچ کافی تعداد دے وچ یہودی رہندے سن۔ اعمال ۱۶ باب دی ۳ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

پولس نے چاہیا پئی ایہہ میرے نال چلے۔ تے اوہنوں لے کے اوہناں یہودیاں دے سببوں جیہڑے اوہدے آسے پاسے سن اوہدا ختنہ کر دِتا کیوں جے او جاندے سن پئی اوہدا باپ یونانی اے۔

تیمتھیس دا باپ یونانی سی تے اوہدا ختنہ نہیں ہویا سی۔ ایمان دے اعتبار دے نال او یہودیت دا پیروکار سی۔ نامختون لوکاں دے وچ او ایماندار حیاتی بسر کردا پیا سی۔ تاں وی یہودیاں دے نزدیک او مختون ایماندار نہیں سی۔ ایماندار ہُندیاں ہوئیاں اوہدا ختنہ کروانا ضروری نہیں سی کیوں جے نجات دا انحصار ظاہری کم اُتے نہیں اے۔ پر اوہدے آسے پاسے بہت سارے یہودی رہندے سن جیہڑے کٹر قسم دے سن۔ ایویں اوہدے ایماندار ہون دے سببوں کوئی وجہ نہیں سی پئی اوہدا ختنہ کیتا جاندا۔ صرف یہودیاں نوں وکھاون دے لئی اوہدا ختنہ کر دِتا گیا سی تاں پئی یہودی اوہدے سببوں ٹھوکر نہ کھاون کیوں جے او نامختون سی۔ پولوس دے کول اِک عملی وجہ سی ایس لئی اوہناں مُناسب جانیا پئی اوہدا ختنہ کر دِتا جاوئے۔ خُوشخبری دی مُنادی دے پیش نظر اوہناں اوہدا ختنہ کر دِتا سی بھاویں جے ایہہ نجات پاون دے لئی ضروری نہیں سی۔ پولوس آپ وی ایہہ آکھدا اے پئی او یونانیاں دے لئی یونانی بنیا تے یہودیاں دے لئی یہودی۔

تیمتھیس دے ختنے دا تعلُق علمِ الٰہی دے نال نہیں سی سگوں ایہہ صرف دکھاوئے دا عمل سی۔ ایہہ عملی قدم اِک روایت دے طور تے اُٹھایا گیا سی۔ کیوں جے گلتیوں دی کلیسیا نوں پولوس نے ایہدے بارے دے وچ لِکھیا سی پئی نجات دا انحصار ختنے اُتے نہیں اے۔ نجات دے لئی خُداوند یسوع مسیح

دے اُتے ایمان لیاونا ضروری اے تے اوہناں رسماں نوں گریز کرنا ضروری اے جیہڑیاں خُدا دی ذات تے اوہدیاں حُکماں دی نفی کردیاں نے۔

پولوس نے تیمتھیس دے نال ایہہ قدم لوکاں نوں وکھا کے کیتا سی تاں پئی اوہناں وچوں کِسے نوں وی اوہدے ایمان دے اُتے شک نہ ہوئے۔ پولوس ربی سی ایس لئی اوہنوں ایویں کرن دا اختیار حاصل سی۔ ایویں اکنیم دیاں ایمانداراں وچ اوہدے ایس کم نوں سراہیا گیا سی۔ پولس دا ایہہ خیال سی پئی ایویں کرن دے نال یہودی اوہدی گل نوں سُنن گے تے نومرید اوہدے سببوں ٹھوکر نہیں کھاون گے۔ ایہہ عمل پیامبر دے تحفظ دے لئی نہیں سی سگوں اوہدے پیغام دی وسعت تے عمل پذیری دے لئی سی تاں پئی سارے لوکی نجات پاون۔

نجات تے خُدا دا مُفت عطا کردی تحفہ اے جہنوں کِسے وی شے دے عوض خریدیا نہیں جاسکدا اے۔ سگوں خُدا ایہنوں اپنے فضل دے نال عطا کردا اے۔ ایہہ خُداوند یسوع مسیح دی صلیب دا معیار اے پئی جیہڑے اوہنوں تکدے نے او نجات پاوندے نے۔ خُداوند یسوع مسیح دی صلیبی موت ساڈے لئی نجات دا وسیلہ اے تے گراں قدر اے۔ اسی خُداوند یسوع مسیح دی قیامت دے گواہ آں تے اوہدا کفارہ ساڈے لئی نجات دا سبب اے۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی اسی گُناہ گار آں تے اوہدے ناں توں اپنیاں پاپاں دا اقرار کردیاں ہوئیاں اسی اوہناں توں مُعافی حاصل کردے آں۔

ایویں پولوس نے تیمتھیس دی خدمت دے وچوں او ساریاں رکاوٹاں نوں مُکا دِتا سی۔ جھدے توں اوہدی خدمت دے وچ رکاوٹ پیدا ہوسکدی سی۔ ایہہ یہودیاں دے وچ خدمت دے لئی بہت ای موثر سی۔ ایہہ عُمر دے وچ پولس توں بہت چھوٹا سی ایس لئی مددگار دے طور تے اوہدے نال خدمت کردا سی۔ پولوس اوہنوں نصیحت کردا اے تے سکھاوندا اے پئی کیویں اوہنوں خدمت کرنا اے۔

اعمال ۱۶ باب دی ۴ تے ۵ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے او جھناں جھناں شہراں دے وچوں لہنگدے سن اوتھے دیاں لوکاں نوں او اوہناں حُکماں نوں عمل کرن دے لئی پہنچاوندے سن جیہڑے یروشلیم دیاں رسولاں تے بُزرگاں نے جاری کیتے سن۔ ایویں او کلیسیاواں ایمان دے وچ مضبوط تے شُمار دے وچ بہتیاں ہُندیاں گئیاں سن۔

ایس آیت دے وچ لوقا پولس رسول دی رپورٹ نوں پیش کردا اے۔ اعمال دی کتاب رسولاں دی خدمت دا مجموعہ اے۔ ایس مشنری سفر دے وچ رسولاں اوہناں علاقیاں دا دورہ کیتا جِتھے پولس نے پہلاں خدمت کیتی سی۔ تے ایہدا بُنیادی مقصد اوہناں نوں اوہناں حُکماں توں آگاہ کرنا سی جھناں دا فیصلہ یروشلیم دی کلیسیا دے وچ ہویا سی۔ یروشلیم توں شروع کر کے گلتیہ تے دوجیاں نامختون کلیسیاواں دے وچ ایہناں حُکماں دے بارے بیان کیتا گیا اے۔ ایہدا مقصد کلیسیاواں دے وچ یگانگت پیدا کرنا سی تاں پئی سارے لوکی ایمان دے لحاظ دے نال مُتفق تے اِک دوجے دی رفاقت

دے وچ رہن۔ ایویں اوہناں نے خُدا دی محبت نوں لوکاں دے اُتے ظاہر کیتا سی تاں پئی سارے لوکی خُدا دے فضل دے اُتے بھروسہ کرن۔

ایویں رسولاں دی خدمت دے نال کلیسیا ہر روز ایمان دے وچ پکی تے شُمار دے وچ وہدی جاندی سی۔ ایہہ کلیسیا دے حق دے وچ بہت ای خوشی دی گل سی۔ ایس آیت دے وچ پولوس تے سیلاس دی خدمت ایس علاقے دے وچ پُوری ہُندی اے۔ کیوں جے لوقا ایتھے رسولاں دی کامیابی دا ایویں بیان کردا اے۔ پئی او کلیسیاواں ایمان دے وچ مضبوط تے شُمار دے وچ روز بروز بہتیاں ہُندیاں گئیاں۔

ہُن یوحنا مرقس اوہناں دا مددگار نہیں سی۔ کیوں جے برنباس تے پطرس اوہناں توں وکھ ہُندیاں ہوئیاں کُپرس نوں چلے گئے سن۔ اوہناں دے جاون دے باہجوں سیلاس نوں چُنیا گیا سی کیوں جے پولوس نے مُناسب جانیا سی پئی او سیلاس اُتے بھروسہ کر سکدا سی۔ تے ایویں او خُداوند دی خُوشخبری تے اوہدے ناں دی گواہی دے لئی روانہ ہوئے سن۔ تیمتھیس نے پہلے مشنری سفر دے وچ پولوس دے وسیلے دے نال خُداوند نوں قبول کیتا سی۔ اوہدی ماں تے نانی وی ایمان لیائی سی تے ایویں او پولس دا روحانی فرزند ٹھہریا سی۔

تیمتھیس دے ناں پہلے خط دے وچ اوہدی چنگے ایمان دا ذکر کیتا گیا سی۔ دوجے خط دے وچ اوہدیاں مُشکلاں وچ خُدا دی قُدرت نوں بیان کیتا گیا۔

رسول ہُن اکنیم وچ سن جیہڑا پئی افسس دے مغرب وچ واقع سی۔ ایہہ افسس قدیم دُنیا دا عظیم شہر سی۔ ایہدے جنوب دے وچ پمفلیہ سی جِتھے پولوس تے برنباس پہلاں بشارتی سفر لئی گئے سن۔ او ایہناں علاقیاں دے وچ خدمت کردے ہوئے کلیسیاواں نوں مضبوط کردے گئے۔

ایویں ایہہ تِنوں مُبشر لکائُنیہ دیاں شہراں دے وچوں لنگدیاں ہوئیاں کلیسیا نوں اوہناں حُکماں نوں پہنچاوندے گئے سن جہناں نوں یروشلیم دی کونسل نے اوہناں لئی دِتا سی۔ اوہناں ایہہ بیان کیتا سی پئی جِتھوں تیکر نجات دا تعلُق اے تے ایہدے لئی صرف ایمان لیاونا ضروری اے۔ ختنہ یا شریعت نجات دے لئی شرط نہیں اے۔ ہر ایماندار تے زمانے نوں حرامکاری توں منع کیتا گیا اے۔ پر غیر قوم توں ایمان لیاون والیاں نوں ایہہ خاص طور تے اکھیا گیا سی کیوں جے ایہہ لعنت اوہناں نوں کاص طور تے تنگ کردی سی۔ بُتاں دی قُربانی، گلا گھوتے ہوئے جانوراں تے لہو توں سخت منع کیتا گیا سی۔ ایس لئی نہیں پئی ایہہ نجات دے لئی ضروری سی سگوں ایس لئی پئی یہودی تے غیر قوم ایمانداراں دی رفاقت تے شراکت وچ کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

کرنتھیوں دے ناں پہلے خط دے وچ ایہدے اُتے روشنی پائی گئی اے۔ ایویں ایہناں بندیاں دی خدمت دے نتیجے دے وچ کلیسیاواں ایمان دے وچ مضبوط تے شُمار دے وچ وہددیاں گئیاں سن۔

اعمال ۱۶ باب دی ۶ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے او فروگیہ تے گلتیہ دے علاقے دے وچوں ہو کے لنگھے کیوں جے پاک روح نے اوہناں نوں آسیہ دے وچ کلام سُناون توں منع کیتا سی۔

فروگیہ تے گلتیہ دا علاقہ بہت ای سرسبز تے شاداب سی تے ایس آیت دے وچ اِک گل بڑی حیرانگی دی اے پئی پاک روح نے اوہناں نوں منع کر دِتا سی پئی آسیہ دے وچ کلام نہ سُناون۔ انطاکیہ تے افسس دے بعد ایہہ تجارتی لحاظ دے نال بہت اہم صوبہ سی۔ ایس صوبے توں کھاون والیاں شیواں نوں دوجیاں شہراں نوں بھیجیا جاندا سی۔ انطاکیہ جیے اہم شہر دے وچ انجیل دی مُنادی کیتی گئی سی پر پاک روح نے خاص طور تے ایس صوبے دے وچ مُنادی کرن توں منع کیتا سی۔

ہوسکدا اے پئی ایس صوبے دے وچ حالات کُجھ چنگے نہ ہون۔ تے خُدا ایہہ ای چاہندا سی پئی رسول ایس صوبے دے وچ آئینی طور تے داخل ہون۔ رسولاں دی بشارتی خدمت دے وچ خُدائے پاک روح اوہناں دی نگرانی کردا سی۔ فروگیہ تے گلتیہ دے علاقیاں دے وچ مدوبارہ دورہ کردیاں ہوئیاں اوہناں نے آسیہ جاون دی صلاح کیتی۔ ایہہ علاقے مغربی ایشیائے کوچک دے وچ نے پر پاک روح

نے اوہناں نوں منع کیتا سی جہدی سانوں کوئی وجہ پتہ نہیں اے۔ خُدا دے پاک روح نے اوہناں نوں کسے ہور پاسے نوں جاون دا حُکم دِتا سی جہنوں اوہناں نے منیا سی۔ اوہناں دے کول رویا سی تے اوہناں نے سارے جہان دے وچ انجیل دی مُنادی کرن دا عہد کیتا سی۔ پاک روح نے اوہناں نوں ہدایت کیتی سی پئی آسیہ وچ نہ جاون تے اوہناں نے فروی اپنی راہ نوں تبدیل کر لیا سی۔ اعمال ۱۶ باب دی ۷ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے اوہناں نے موسیہ دے کول پہنچ کے بتونیہ دے وچ جاون دی کوشش کیتی پر یسوع دے روح نے اوہناں جاون نہ دِتا۔

فرویہ تے گلتیہ دے علاقیاں دے وچوں ہُندیاں ہوئیاں او شمال مغرب نوں چلے گئے تے موسیہ دی علاقے دے وچ آئے جیہڑا پئی آسیہ دے صوبے دے وچ شامل سی۔ پر اوتھے پاک روح دی ہدایت دے نال اوہناں نے مُنادی نہیں کیتی سی۔ کیوں جے او آسیہ دے صوبے دے علاقے سن ایس لئی خُدائے پاک روح نے اوہناں نوں اوتھے کلام سُناون توں منع کیتا سی۔

اعمال دی کتاب دے وچ ایہہ پہلی آیت دے جہدے وچ پاک روح دے لئی یسوع دا روح آکھیا گیا اے۔ ایہدا بُنیادی مقصد ایہہ ہے پئی خُدا نے اوہناں نوں منع کیتا سی۔ دراصل ایس سارے کم دے وچ پاک تثلیث پُورے طور تے دخل اندازی کردی پئی اے۔ تے او رسولاں دی نگرانی کردی پئی

اے۔ رسولاں نے بتونیہ دے وچ جاون دی کوشش کیتی سی پئی پاک روح نے اوہناں نوں اوتھے نہ جاون دِتا۔

لُسترہ توں بتُونیہ دا سفر بہت لمبا سی جدوں رسولاں نے اوتھے جانا چاہیا سی تے پاک روح نے اوہناں نوں اوتھے جاون توں منع کر دِتا سی۔ تے ایویں اینا لمبا سفر کرن دی محنت ضائع ہو گئی۔ پر اوہناں نے پاک روح دی تابعداری کیتی سی تے اوتھے جاون توں باز رہئیے سن۔ خُدا نے پطرس نے ایہناں تھاواں وچ کلام سُناون دے لئی ورتیا سی۔ پطرس نے پہلا عام خط ایہناں کلیسیاواں نوں ای لِکھیا سی۔ ایویں خُداوند یسوع مسیح دے روح نے پولوس تے سیلاس نوں ایہناں علاقیاں دے وچ کلام سَناون توں منع کیتا سی۔ اعمال ۱۶ باب دی ۸ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

پس او موسیہ توں لہنگ تے تروآس وچ آئے سن۔

ایہہ ناں اِک علاقے تے شہر دوناں دے لئی ورتیا جاندا اے۔ ایہہ ایشیائے کوچک دے شمال مغربی علاقے دے وچ رومی صوبے آسیہ دے بارڈر دے نال جُڑیا ہویا اے۔ ایس شیر دا پُورا ناں سکندریہ تروآس اے۔ ایہہ مکدونیہ تے آسیہ دے وچکار اِک بندرگاہ سی جتھے تجارتی جہاز آ کے کھلوندے سن۔

باہجوں ایہہ شہر استنبول تے دوجیاں ناواں نوں جانے جاندے نے۔ تروآس شہر ایشیائے کوچک دے مشہور شہر ٹرائے دے نال واقع ہے۔ رسولاں نوں بتونیہ توں تروآس آون دے وچ ۵ دن لگے سن۔ اوہناں دا ایتھے آون دا مقصد خُدا دے کلام دی مُنادی کرنا سی۔ کیوں جے خُدا نے آسیہ دے وچ کلام سُناون توں منع کیتا سی پئی ایتھے کسے بندے نوں کلام نہ سُناون۔ تروآس یونان دے وچ داخل ہون دے لئی اِک مرکزی تھاں سی۔

ایہہ بہت چنگی تھاں سی تے ایتھے پہلاں ای کُجھ ایماندار موجود سن۔ کیوں جے جہناں لوکاں نے پینتیکوست دا تجربہ کیتا سی اوہناں پہلاں ای ایس شہر دا دورہ کیتا سی۔ تے اوتھے کُجھ یہودی ایماندار وی رہندے سن جہناں نے خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کیتا ہویا سی۔ اوہناں دیاں حیاتیاں دے وچ خُدا دا خوف سی تے او اپنیاں حیاتیاں توں خُدا دے ناں نوں جلال دیندے سن۔ ایویں جتھے وی خُدا دا پاک روح اوہناں دی راہنمائی کردا سی او خُدا دے ناں نوں جلال دیندے سن۔ اعمال ۱۶ باب دی ۹ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے پولس نے رات نوں رویا دی وچ ویکھیا سی پئی اِک مکدنی آدمی کھلوتا ہویا اے اوہدی منت کر کے آکھدا اے پئی پار اُتر کے مکدنیہ دے وچ آ تے ساڈی مدد کر۔

رسول تروآس دے وچ سن تے ہُن اوہناں نوں ہدایت ملی سی پئی او مکدونیہ دے وچ جاون جیہڑا یونان دا مشہور ترین شہر سن۔ پولس نے رات نوں رویا وچ اِک مکدنی بندے نوں ویکھیا جیہڑا اوہدی منت کردا اے پئی او اوہناں دے کول آوئے تے اوہناں دی مدد کرے۔ ایویں خُدا نے یونان دے لئی خُوشخبری دی مُنادی دے لئی بُوہا کھولیا سی۔ تے اعمال ۱۶ باب دی ۱۰ آیت بیان کردی اے:

اوس رویا نوں ویکھدیاں ای اسی فوری طور تے مکدونیہ جاون دا ارادہ کیتا سی۔ کیوں جے اسی ایہہ سمجھے سی پئی خُدا نے اوہناں نوں خُوشخبری دیون دے لئی سانوں سدیا اے۔

مکدنیہ یونان دا شمالی حصہ اے تے ایہہ تروآس توں مغرب دے ول نوں اے تے ایس شہر نوں نجات دی خُوشخبری دی ضرورت سی۔ مکدنی آدمی یونان دی نمائندگی کردا پیا سی۔ تے مدد دی لئی اوہدا پُکارنا یورپ دے لئی خُوشخبری سی۔ رویا توں پولس نے ایہہ جان لیا سی پئی ایہہ خُدا دے ولوں حُکم اے۔ ایہہ آیت ۹ویں آیت دی تشریح اے پئی ہُن خُدا نے یورپ جاون دا حُکم دِتا سی تاں پئی انجیل دی مُنادی یورپ دے وچ وی کیتی جاوئے۔

پولس دی بُلاہٹ ای ایہہ سی پئی اوہناں علاقیاں تیکر خُوشخبری نوں پہنچایا جاوئے جہناں دے وچ اجے تیکر خُدا دا پاک کلام نہیں پہنچیا اے تاں پئی لوکاں نوں خُداوند خُدا دے لئی جِتیا جاوئے۔ ایویں رسول کلیسیا نوں قائم کرن دے لئی وہددے جادے سن۔ ایہہ رویا پولوس دے لئی وی حیرانی دا باعث ہوئے

گی کیوں جے ایس توں پہلاں اوہنوں وی کوئی اندازہ نہیں سی پئی ایویں کُجھ ہوئے گا۔ پر خُدا اوہنوں رویا دے وچ وکھاوندا اے پئی یورپ دے وچ انجیل دی مُنادی کیتی جاوئے تاں پئی لوکی نجات پاون۔ ایتھے رسول ایس گل دا اقرار کردے نے پئی اوہ خُداوند دے پاک کلام دی خدمت دے لئی تیار نے کیوں جے اوہناں نوں چُنیا ای ایس کم دے لئی گیا اے۔ ایویں اوہناں نے خُوشخبری دے کم نوں جاری رکھیا سی تے او خُدا پاک دی مرضی دے مُطابق خُوشخبری دے کلام نوں سُناوندے گئے سن۔

ایہہ پہلا موقع اے جدوں لوقا نے ایس آیت دے وچ لفظ اسی ورتیا اے۔ ایویں آکھدیاں ہوئیاں او اپنے آپ نوں خُوشخبری سناون دے لئی بطور مختار پیش کردا اے۔ تے او ایس کم دے وچ اپنے حصے نوں بیان کردا اے۔ کیوں جے مکدونیہ دے سفر دے وچ لوقا وی آپ اوہناں دے نال شامل ہو گیا سی۔ ایس لئی ایتھے او وہ دی بجائے اسی ورتدا اے تے ایہدے بعد دیاں ساریاں واقعیاں دا او آپ گواہ اے۔

پہلے مشنری سفر دے وچ مرقس سی تے اوہنے زیادہ تر یہودی علاقیاں دے وچ انجیل دی مُنادی کیتی سی تے او پمفلیہ توں واپس یروشلیم چلا گیا سی۔ دوجی واری پولس اوہنوں اپنے نال لے جاون تے راضی نہیں ہویا سی۔ ایویں مرقس دی زیادہ تر خدمت یہودیاں دے نال شُمار کیتی جاندی اے۔ پولوس رسول دی خدمت زیادہ تر غیر قوم لوکاں دے وچ ویکھن نوں مِلدی اے۔ او خُدا دا وفادار خادم اے

تے او ہر ویلے اپنی بُلاہٹ تے قائم رہندا اے۔ کلیسیاواں نوں قائم کرن دے حوالے دے نال او اِک تاریخی شخصیت اے۔ جہنے بہت سفر کردیاں ہوئیاں تے حیاتی دیاں دوجیاں مُشکلاں دے باوجود اپنی خدمت نوں قائم رکھیا سی۔ اعمال ۱۶ باب دی ۱۱ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

پس تروآس توں جہاز تے روانہ ہو کے اسی سِدھے سمترا کے وچ تے دوجے دیہاڑے نیاپلس وچ آئے۔

سمترا اِک جزیرہ نما تھاں اے تے نیاپس جاون دے لئی ایتھے رُکنا ہُندا سی۔ مکدونیہ جاندیاں ہوئیاں پولس تے اوہدیاں ساتھیاں نے ایتھے کُجھ چِر آرام کیتا سی۔ ایہدا لاطینی ناں سمترا اے پر یونانی دے وچ ایہنوں سمترا کے آکھدے نے۔ کیوں جے نیاپلس دا سفر کافی لمبا سی ایس لئی اوہناں نے ایتھے رُکنا مُناسب جانیا سی۔ اعمال ۱۶ باب دی ۱۲ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے اوتھوں فلپی پہنچے جیہڑا مکدنیہ دا شہر سی تے اوس قسمت دا صدر تے رومیاں بستی اے تے اسی کُجھ دن اوس شہر وچ رہئے۔

رسول تروآس توں جہاز وچ روانہ ہوئے تے پہلی رات جزیرہ سمترا کے وچ رُکے تے ایہدے بعد سمترا کے پہنچے۔ جیہڑا تروآس توں ۱۲۰ میل دُور سی۔ پولس تے دوجے ساتھی رسولاں دے لئی ایہہ نوی تھاں سی۔ ایہدے آسے پاسے ۱۵ ہور شہر سن۔ نیاپلس فلپی دے علاقے توں ۱۰ میل دُور سی۔

فلپی بہت ای اہم تھاں اے جہدے بارے اگے چل کے سانوں اہم کہانی دا پتہ لگے گا کیوں جے رسولاں نے بہت زیادہ کم کیتا سی تے بہت ساریاں لوکاں نوں خُوشخبری سُنائی سی۔

قیصر اوگستس دے زمانے دے وچ ایتھے اِک بستی تعمیر کیتی گئی سی۔ ایہہ رومیاں دے لئی بہت آرائشی کالونی بنائی گئی سی۔ قیصرِ روم اپنیاں لوکاں اُتے روم توں حُکمرانی کردا سی۔ تے اوہدی اجازت دے نال جیہڑیاں کالونیاں بنائیاں جاندیاں سن اوہناں وچ رومی قانون نافذ کیتے جاندے سن۔ تے جیہڑے قیصر دے خیرہ خواہ ہُندے سن اوہناں نوں اوہناں کالونیاں دے وچ رہائش دِتی جاندی سی۔ تے رومی شہری ہون دی بنا تے سارے مُفادات حاصل کردیاں ہوئیاں قیصر دی پرستش وی کیتی جاندی سی۔

جہناں علاقیاں دے وچ پولس تے اوہدے ساتھی آئے سن او رومی حکومت دے ماتحت سن۔ تے اِک صدی پہلاں روم نے ایہناں نوں فتح کردیاں ہوئیاں ایہناں دے اُتے اپنا راج قائم کیتا سی۔ فلپی ناں دی ایس بستی نوں وی رومیاں نے ای قائم کیتا سی۔ ایہہ رومیاں دے ماتحت سی تے رومی شہری ایہدے وچ وسدے سن۔

پولس، تیمتھیس ، سیلاس تے لوقا مکدینہ دے شہر فلپی دے وچ آئے تے اوتھے مُنادی دی غرض دے نال کُجھ دن رہئیے۔ ایس شہر دے وچوں تِن وکھریاں کہانیاں مِلدیاں نے۔ ایہہ اوہناں لوکاں دے بارے

دے وچ نے جہناں نے یسوع مسیح نوں قبول کیتا سی تے پہلی کہانی سبت دے دن توں شروع ہوئی سی۔

پولس دو دوجا مشنری سفر کافی لمبا اے تے ایس مشنری سفر دے دوران اوہنے کلیسیاواں نوں خط وی لکھے سن۔ ایس مشنری سفر دے وچ اوہنے عظیم کلیسیا تھسلنیکے دی بُنیاد رکھی سی۔ تے ایہدے علاوہ فلپی کرنتھس تے اتھینے دیاں کلیسیاواں نوں قائم وی کیتا سی۔ ایویں ایس دور دے وچ اِک عظیم خدمت پولس رسول نے سرانجام دِتی سی۔ اعمال ۱۶ باب دی ۱۳ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے سبت دے دن شہر دے دروازے دے باہر ندی دے کنڈے گئے جِتھے سمجھے پئی دُعا کرن دی تھاں ہوئے گی۔ تے بیٹھ کے اوہناں عورتاں دے نال جیہڑیاں اکٹھیاں ہوئیاں سن دُعا کرن لگے۔

رسول سبت دے دن شہر توں باہر گئے۔ ایتھے جیہڑا لفظ دُعا دی تھاں دے لئی ورتیا گیا اے او یونانی وچ یہودی عبادتخانے دے لئی ورتیا جاندا اے۔ عظیم لکھاریاں فائیلو تے یوسفس نے وی عبادتخانے دے لئی لفظ دُعا دی تھاں ورتیا اے۔ بُنیادی طور تے ایہہ عبادتخانے دُعا دی تھاں سی۔ پر خُدا دا گھر ہون دی وجہ توں ہور وی بہت انمول تھاں سی۔

پولس تے لوقا نے ہور وی بہت ساریاں تھاواں دا دورہ کیتا سی پر ایہہ واحد تھاں اے جہدے لئی لفظ رومی بستی ورتیا گیا اے۔ رومی قانون دے ماتح لوکاں نوں اجازت سی پئی او اِک دوجے دے نال شادیاں کرسکدے سن۔ ایس آیت دے وچ سبت دا ذکر وی آیا اے جہدے توں مُراد اے پئی اوتھے یہودی وی رہندے سن۔ پولس تے اوہدے نال دے ساتھی بستی دے دروازے توں باہر گئے سن۔ ایہدے توں مُراد اے پئی پہلاں او بستی دے اندر سن تے رومیاں دے وچ انجیل دی مُنادی کردے پئے سن۔ تے یہودی کیوں جے جیوندے خُدا نوں منندے نے ایس لئی او قیصر دی پرستش نہیں کردے سن۔

کیوں جے رسول کُجھ دن فلپی وچ رہے سن جتھے کوئی عبادت خانہ نہیں سی۔ ایس لئی سبت دے دن اوہناں نے سوچیا سی پئی اوہناں نوں عبادت کرن نوں کوئی تھاں مِل جاوئے۔ پولس تے اوہدے ساتھیاں نے ایہہ خیال کیتا سی پئی بستی دے باہر ندی دے کنڈے یہودی اکٹھے ہُندے نے تے جدوں او اوتھے پہنچے تے اوہناں نے ویکھیا پئی اوتھے کُجھ عورتاں اکٹھیاں سن جیہڑیاں دُعا منگدیاں پئیاں سن۔ رسول اوتھے اکٹھیاں عورتاں دے نال مُخاطب ہوئے اوہناں نوں کلام سُناون لگے۔ اعمال ۱۶ باب دی ۱۴ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے تھواتیرہ شر دی اِک خُدا نوں منن والی عورت لُدیہ ناں دی قرمز وچن والی سُندی سی۔ خُدا نے اوہدے دل نوں کھولیا پئی او پولس دیاں گلاں اُتے دھیان کرے۔

لُدیہ ایہناں عورتاں دے وچوں اِک بُنیادی حیثیت رکھدی اے جیہڑی پئی خُدا نوں منن والی عورت سی۔ کُرنیلیس وی خُدا نوں منن والا بندہ سی۔ یہودی جتھے وی جاندے سن او اپنے خُدا دی ای پرستش کردے سن تے کوشش کردے سن پئی جے ہو سکے تے عبادت خانہ بنا لیا جاوئے تاں پئی خُدا دی پرستش کیتی جاوئے۔

کُرنیلیس بھاویں جے غیر قوم توں سی تاں وی او جیوندے خُدا دے پئی خیرات کردا سی۔ تے خُدا دے حضور دے وچ اوہدی خُداپرستی قبول ہوئی تے خُدا دے خوف دے سببوں اوہنوں نجات عطا کیتی گئی سی۔ لُدیہ خُدا پرست سی تے او قرمزی رنگ دا کپڑا وچن دی وجہ توں قرمز والی اکھواندی سی۔ ایہہ مکدنیہ عورتاں دی آزادی دے حوالے دے نال چنگا شہر سی۔ ایس ای لئی ایتھے عورتاں شہر دے دروازے دے باہر اکٹھیاں سن۔ لوقا ایہہ بیان کردا اے پئی خُدا نے اوس خُدا پرست عورت دے دل نوں کھولیا تاں پئی پولس دیاں گلاں دے اُتے دھیان کرے۔ جدوں پولس نے اوہناں دے نال کلام کیتا تے ساریاں توں بہتا اثر لُدیہ دے اُتے ہویا سی۔

جیہڑے دروازے توں رسول باہت نکلے سن اوس پاسے یہودی دُعا کرن دے لئی اکٹھے ہُندے سن۔ کیوں جے اوتھے عبادتخانے دی کوئی تعمیر شُدہ عمارت نہیں سی۔

ایس توں پہلاں جتھے سانوں عبادت دا ذکر مِلدا اے اوتھے مرداں دا ٹولہ نظر آوندا اے۔ ایہہ پہلی واری ویکھن نوں مِلدا اے پئی عورتاں دا اِک ٹوکہ دُعا کرن دے لئی اکٹھا ہویا اے جیہڑیاں ندی دے کنڈے بیٹھیاں ہوئیاں نے۔ یہودی ضرورت دے ویلے ایس ندی دے پانی نوں ورتدے سن۔ یہودی روایت دے وچ چلدے ہوئے پانی نوں پاک تصور کیتا جاندا سی۔ ایتھے کوئی عمارت نہ ہون دی وجہ توں او کُھلی تھاں تے بیٹھیاں ہویاں سن۔

لُدیہ بُنیادی طور تے غیر قوم توں سی پر کُرنیلیس دی طرح او خُدا توں ڈردی سی۔ تے خُدا دے اُتے ایمان لیاون دے سببوں او ایمانداراں دے وچ شامل ہو گئی سی۔ اوہدا آبائی شہر تھواتیرہ سی تے او فلپی وچ آ گئی سی۔ تھواتیرہ بہت ای مشہور تھاں سی تے ایہدا ذکر سانوں مُکاشفہ دی کتاب دے وچوں وی مِلدا اے۔ ایہہ اوہناں 7 کلیسیاواں دے وچوں سی جہناں نوں یوحنا عارف دی رائیں پیغام مِلیا سی۔

قرمزی کپڑا ویچنا اوہدا کاروبار سی تے ایویں او کافی اچھی آمدنی حاصل کر لیندی سی۔ او یہودیت توں کافی مُتاثر سی تے اکثر یہودی عورتاں دے نال مل کے خُدا دے پاک ناں نوں جلال دیندی سی۔ تاں

وی یہودی ایس ویلے سیاسی اعتبار دے نال رومیاں دے ماتحت سن۔ تے ایہناں علاقیاں دے اُتے رومیاں دا قبضہ سی جہناں وچ یروشلیم وی شامل اے۔

لُدیہ خُدا نوں منن والی عورت سی۔ او خُدا دیاں حُکماں نوں مندی سی تے اوہدے دل دے وچ خُدا دا خوف سی۔ اوہدا نکا جہیا کاروبار سی پر او دولتمند سی تے او اپنے کم نوں مطمئن سی۔ اوہدے دل وچ خُدا دا خوف سی تے جدوں پولوس اوہدے نال مُخاطب ہویا تے خُدا نے اوہدے دل نوں کھولیا۔ جدوں پولوس نے اوہناں عورتاں دے نال کلام کیتا تے اوہناں نے خُدا دے پاک کلام نوں قبول کیتا۔

او غیر قوم توں سی تے اوہدا باپ رومی سی۔ پر اوہنے اپنی عقل تے ایمان دے نال پاک خُدا نوں قبول کر لیا سی۔ جدوں پولوس دی رائیں اوہنے خُوشخبری سُنی تے او ایمان لیائی۔ ایویں خُوشخبری نوں سُنن تے ایمان لیاون دے نال او ابتدائی کلیسیا دا حصہ بن گئی سی۔ ایہہ اِک چنگا قدم سی جیہڑا لُدیہ نے اُٹھایا سی۔ تے نہ صرف آپ سگوں اپنے گھرانے نوں وی نجات دے لئی قائل کیتا سی۔ اوہنے دل توں خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کر لیا سی ہُن اوہدی پہچان بطور مسیحی ہون لگی سی۔

ایہدے باہجوں لُدیہ پولس رسول دی خدمت دے وچ بہت مددگار ثابت ہوئی سی۔ ایویں ای فلپیوں دی کلیسیا توں وی پولس رسول نے ایہہ اُمید کیتی سی پئی او اِک دوجے دے مددگار بنن۔ تاں پئی خُوشخبری پھیلے تے خُدا دا پاک کلام ترقی کرے۔

لُدیہ بھاویں جے خاتون رُکن سی پر تاں وی اوہنے ایس خُوشخبری نوں پہلاں اپنے خاندان نوں دسیاہوئے گا۔ اوہنے ایس خُوشخبری نوں قبول کرن تے ایمان لیاون دے باہجوں بہت واری پولس رسول دی خدمت مالی طور تے وی کیتی سی۔ تاں پئی او ہور وی دلیری تے خُوشی دے نال خُدا دے پاک کلام نوں پیش کرسکے۔ ایویں پولس رسول دا ایہہ مشنری سفر بہت ای کامیاب سی۔ تے خُدا اوہنوں اپنے ناں دے جلال دے لئی ورتدا پیا سی۔ اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۱۶ باب دی ۱۵ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے جدوں اوہنے اپنے گھرانے سمیت بپتسمہ لیا تے منت کر کے آکھیا پئی جے تُسی مینوں خُداوند دی ایماندار بندی سمجھدے او تے چل کے میرے گھر دے وچ رہو۔ تے ایویں اوہنے سانوں مجبور کیتا۔

لُدیہ وی کُرنیلیس دے طرح غیر قوم خاتون سی۔ جیویں پطرس کُرنیلیس دے گھر گیا سی ایویں ای پولس وی اِک غیر قوم عورت دے گھر جاندا اے۔ بھاویں جے خُدا دے پاک کلام نے اوہدے اُتے اثر کیتا سی پر او اجے اوہناں حُکماں دی پابند نہیں ہوئی سی جہناں نوں یروشلیم دی کونسل نے مُقرر کیتا سی۔ اوہنے قائل ہُندیاں ہوئیاں یہودی مذہب نوں اختیار کیتا سی پر یہودیاں دے لئی تے اجے او غیر قوم ای سی۔

او یہودی عورتاں دے نال مِل کے جیوندے خُدا دی تمجید کرنا پسند کردی سی تے خُدا دے خوف دے وچ رہندی سی۔ یہودی عورتاں وی اوہدی حوصلہ افزائی کردیاں سن۔ جدوں او ایمان لیائی تے خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کیتا تے اوہنے رسولاں نوں منت کیتی پئی اوہدے گھر چل کے ٹھہرن۔ ایویں اوہنے اوہناں دی خدمت کرنا چاہیا سی۔ جیویں پطرس کُرنیلیس دے گھر گیا سی ایویں ای رسول وی لُدیہ دے گھر گئے سن۔

کُرنیلیس تے لُدیہ دے مُعاملے دے وچ بڑا فرق اے۔ ایہہ حُکم سی جیہڑا خُداوند یسوع مسیح دے ولوں مِلیا سی پئی او گھر گھر تے گاؤں گاؤں جا کے خُداوند دے پاک کلام دی مُنادی کرن ۔ تاں پئی لوکی انجیل دے وسیلے دے نال آزادی تے نجات حاصل کرن۔ ایہہ کوئی سوکھا کم نہیں سی سگوں ایہہ بہت ای اوکھا کم سی۔ پر خُدا دا پاک روح اوہناں دا مددگار سی تے جِتھے او آکھدا سی او جاندے سن تے جِتھوں او منع کردا سی او نہیں جاندے سن۔

لُدیہ نے اپنی وہڈی نجات نوں حاصل کرن دے باہجوں ایہہ چاہیا پئی رسول اوہدے گھر چلن۔ تے خُداوند یسوع مسیح دے فضل دے وسیلے اوہنے اپنے گھرانے سمیت محبت دا اظہار کیتا سی تے اوہناں نوں اپنے گھر دے وچ رہن دی دعوت دِتی سی۔ تے او لُدیہ دے گھر گئے تے اوتھے ٹھہرے۔ ایس باب دے وچ پہلی کہانی ایہہ سی پئی او خُداوند یسوع مسیح دے اُتے ایمان لیائی سی۔ او غیر قوم توں

سی تے او خُدا توں دردیاں ہوئیاں یہودی مذہب وچ دلچسپی رکھدی سی۔ تے فیر ایمان لیاوندیاں ہوئیاں تے خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کردیاں ہوئیاں ایماندار بن گئی سی۔

خُدا دے خوف نے اوہدے دل نوں کھولدیاں ہوئیاں تیار کیتا سی پئی او ایمان لیاوئے۔ اوہنے ایمان لیاوندیاں ہوئیاں اپنے ایمان دا ردعمل وی ظاہر کیتا سی پئی اوہنے رسولاں نوں اپنے گھر دعوت دِتی سی۔ اوہنے رسولاں دی خدمت دے وسیلے دے نال نجات نوں حاصل کرن تے خُوشی دا اظہار کیتا سی۔

رسول مشنری خدمت دے لئی روانہ ہوئے سن تے خُدا اوہناں نوں اپنے جلال دے لئی استعمال کردا پیا سی۔ اوہناں نے یہودی عورتاں نوں کلام سُنایا تے اوہناں وچوں لُدیہ جیہڑی پیدائشی طور تے غیر قوم توں سی او ایمان لیائی۔ جدوں رسولاں نے خدمت دا ارادہ کیتا سی تے روح دی ہدایت دے نال جِتھے جِتھے اوہناں نوں حُکم مِلیا سی اوہناں نے خُدا دے پاک کلام دی مُنادی کیتی سی۔ اوہناں نے بہت ساریاں لوکاں نوں خُدا دے ناں دے لئی جِتیا سی۔ ایہہ اوہناں تِناں دے وچوں پہلی کہانی سی جہنوں لوقا ایتھے بیان کردا اے۔

لُدیہ دے لئی ایہہ گل بے حد خُوشی دی سی کیوں جے ایس بستی دے وچ ۵ہزار تیکر گھر آباد سن۔ تے اوہناں وچوں لُدیہ نے ساریاں توں پہلاں خُداوند خُدا نوں قبول کیتا سی۔ فلپی شہر بہت اہم شہر سی کیوں جے نیاپلس توں مکدنیہ داخلہ ایس ای شہر توں ہُندا سی۔ ایتھوں تھسلنیکے دی کلیسیا دے وچ داخل ہونا وی آسان سی۔

پولس نے لُدہ نوں ایمان لیاون تے نجات پاون تے تسلی دِتی سی تے او ایس گل تے بے حد خُوش سن۔ ایتھے وی رسولاں نے پہلاں یہودیاں نوں خُوشخبری نوں سُنن دا موقع دِتا س کیوں جے اوہناں نے شہر توں باہر جا عبادت دے لئی تھاں لبھنا چاہیا تے اوتھے یہودی عورتاں نوں ویکھیا تے اوہنوں خُدا دا پاک کلام سُنایا سی۔

لُدیہ نوں اعمال دے نال نہں سگوں ایمان دے نال نجات ملی سی۔ اوہنے اپنے ایمان دی سچائی دا ثبوت دیندیاں ہوئیاں پولس ، سیلاس تے تمتھیس نوں اپنے گھر آون دی دعوت دِتی سی۔ جدوں کالونی دے دروزے دا ذکر آوندا اے تے ایہہ قابلِ ذکر اے پئی ایہنوں ماہرین نے رومی نقشے دے مُطابق تعمیر کیتا ہوئے گا۔ تے رسولاں نے شہر توں باہر جا کے دُعا کرن دی تھاں لبھنا چاہیا سی۔

ایہہ تھاں شہر توں کوئی اِک یا ادھا میل باہر سی۔ کیوں جے شریعت دے مُطابق سبت دے دن اِک مخصوص حد توں زیادہ سفر کرن د اجازت نہں سی۔ ایہہ تھاں عبادت دے لئی مخصوص تے نہیں سی

تے ای ایتھے کوئی عمارت کھڑی ی پر ایہہ ہے پئی ایہہ تھاں پُر سکون سے جتھے بیٹھ کے او خُدا دا ناں لے سکدے سن۔ اسی ایہہ نہیں جاندے آں پئی پاقی مرد ایتھے اوس ویلے کیوں نہیں موجود سن تے نہ ای اسی ایہہ آکھ سکدے آں پئی اوہناں عورتاں دیاں شادیاں غیر قوم وچ ہوئیاں ہون گئیاں۔ جیویں پئی تمتھیس دی ماں نے یونانی دے نال شادی کیتی سی۔ اوہناں دے حسب نسب دے بارے پاک کلام دے وچ کوئی بیان نہیں مِلدا اے۔ اعمال ١٦ باب دی ١٦ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

جدوں سی دُعا کرن دی تھاں تے جاندے پئے سی۔۔۔

ایہہ اوس سبت دے دن دا ذکر نہیں اے سگوں ایہہ کوئی ہور دن سی۔ اوہناں نے اوس دُعا دی تھاں تے جانا جاری رکھیا سی تاں پئی دوجیاں لوکاں نوں وی خُدا دے پاک کلام نوں سُنا سکن۔ ایویں ایس دن وی او پہلاں دی طرح اوس تھاں تے دُعا کرن دے لئی جاندے پئے سن۔ تے لِکھیا اے:

۔۔۔تے ایویں ہویا پئی سانوں اِک لونڈی ملی جہدے وچ غیب دان روح سی۔ تے او غیب گوئی دے نال اپنیاں مالکاں دے لئی بہت کُجھ کماوندی سی۔

اہہ اِک نوجوان لڑکی سی تے او غیب دی روح دے قبضے وچ سی۔ اوہدا کم قسمت دا حال دسنا سی تے لوکی اوہدے کول اپنی قسمت نوں تے مُستقبل نوں جانن دے لئی آوندے سن۔ اوس لڑکی دے بارے

آکھیا جاندا سی پئی اوہدے وچ رومی دیوتا پتھائے دی روح اے جیہڑی اوہدیاں مالکاں دے ولوں سدی جاندی اے۔ او بندہ غیر معبوداں دے لئی کہانت دا کم کردا سی تے او ایس لڑکی نوں ایس کم وچ اپنے نال شریک رکھدا سی۔

پتھائے رومی حکومت ولوں پرستش دے قابل دیوتا سی۔ اوہنوں قسمت دا دیوتا ہون دے سببوں معتبر منیا جاندا سی۔ تے ایویں قیصرِ روم وی اپنے آپ نوں دیوتاں دا اوتار خیال کردے سن۔ ایس لئی او دوجیاں دی حیاتی تے موت دے لئی ہر طرح دے فیصلے دا حق رکھدے سن۔ اوہدے کردار تے کماں دی وجہ توں لوکی اوہدے توں ڈردے سن تے اوہدے اتے انحصار کردے سن۔ او اپنی فکر مندی تے آون والے ویلے دے بارے جانن دے لئی اوہدے کول آوندے سن۔ او لڑکی ایہہ سارا کُجھ اپنے مالکاں دے آکھن تے کردی سی تے اوہناں دے لئی کماوندی سی۔

ایویں دی اِک کہانی اسی کُپرس دے وچ جھوٹے نبی بریسوع دے بارے وی پڑھ چُکے آں۔ او ہودی سی پر او جادوگر سی۔ او وی اپنے فائدے تے نفع دے لئی ایویں دیاں کماں نوں کردا سی۔ ہر بندے دی ایہہ کوشش ہُندی اے پئی او اپنے آون والے ویلے دے بارے جانے پئی اوہدے نال کیہ ہوئے گا۔ بہت سارے لوک اوہدیاں گلاں نوں منندے سن تے اوہدے قائل سن تے اوہنوں بہت سارے روپے دیندے سن۔

ایہہ لڑکی غُلام سی تے غیب دی روح اوہدے اُتے سایہ کردی سی تے اپنیاں مالکاں دے روزگار دے لئی ایہہ لوکاں دا حال اوہناں نوں بیان کردی سی۔ ایہدے علاوہ بہت ساریاں بدروحاں نے جیہڑیاں مختلف کم کردیاں نے۔ خُداوند یسوع مسیح نے وی اپنی خدمت دے وچ ایہناں مُقابلہ کیتا سی تے بہت ساریاں لوکاں نوں ایہناں دے قبضے توں آزاد کروایا سی۔

بدروحاں شیطان دے کارندے نے جیہڑے اپنیاں اپنیاں کماں نوں پُورا کردے نے۔ او مُلکاں تے علاقیاں دے لحاظ دے نال اپنیاں ذمہ داریاں نوں پُورا کردیاں ہوئیاں لوکاں نوں گُمراہ کردیاں نے۔ جدوں خُداوند یسوع مسیح نے اپنیاں ستر حواریاں نوں دو دو کر کے بھیجیا سی تے اوہناں نے واپس آ کے دسیا سی پئی بدروحاں تیرے ناں توں چلاوندیاں ہوئیاں نس جاندیاں نے۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی یسوع ناں دے وچ قُدرت پائی جاندی اے۔

ایویں ای ایس غیب دان لرخی دی رائیں لوکاں نوں گُمراہ کیتا جاندا سی تے اوہناں نوں خُدا توں ہٹا کے شیطان ول نوں مائل کیتا جاندا سی۔ اعمال ۱۶ باب دی ۱۷ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

او پولس تے ساڈے پچھے آ کے چلاون لگی پئی ایہہ آدمی خُدا تعالٰی دے بندے نے جیہڑے تُہانوں نجات دی راہ دسدے نے۔

لوقا ایہہ بیان کردی اے پئی او لڑکی ساڈے تے پولس دے پچھے آ گئی ، ایتھے لوقا فیر اپنے آپ نوں شامل کردا اے۔ او لڑکی رسولاں دا پچھا کردیاں ہوئیاں آوندی پئی سی تے چلاوندی پئی سی۔

او ایہہ آکھدی پئی سی پئی ایہہ بندے خُدا دے بندے نے اوہدی خدمت کردے نے تے اوہدے ناں دی مُنادی کردے نے۔ او اوس خُدا دا بیان کردی پئی سی جیہڑا خالق اے تے مالک تے قادر خُدا اے۔ ایہہ او خُدا اے جہنوں غیر قوم وی مننددے نے تے رومی وی اوہدی تلاش وچ سن۔

خُدا ساریاں توں وڈا اے تے او ای عزت جلال تے بُزرگی تے تعریف دے لائق خُدا اے۔ سارے بنی اسرائیل اپنے اس خُدا دے بارے دے وچ جاندے سن۔ او تاریخ توں وقف سن پئی او خُدا کِنا قُدرت والا تے تعریف دے لائق خُدا اے۔ تے ایہہ لڑکی اوس ای خُدا دے بندیاں دا پچھا کردی اے۔ اوس ویلے رسولاں دے آسے پاسے ہور وی بہت سارے بندے موجود سن۔ ایہہ روی علاقہ سی تے اوتھے لوکی عام لہنگدے پئے سن تے رومی فوجی وی اوتھے موجود سن۔ بہت سارے کم کرن والے لوکی وی اوتھے پائے جاندے سن۔ ایہہ کالونی رومی حکومت دے ماتحت سی ایس لئی قیصر دے خیر خواہ اوتھے کافی پائے جاندے سن۔ تے رومی سپاہی تے فوج اوتھے موجود سی۔

او رسولاں دے پچھے سرِعام شور کردی ہوئی آوندی پئی سی۔ پر او خُدا دے خادم سن تے دُکھاں تے مُصیبتاں دی پروا کیتے بغیر خُدا د خدمت کردے پئے سن۔ او اوس نجات دہندہ دی خدمت کردے

سن جیہڑا روحانی تے جسمانی ہر طرح دیاں برکتاں نوں دیندا اے۔ رسول اوس خُدا د خدمت کردے سن جیہڑا ابدی نجات نوں عطا کردا اے۔ رسولاں نے خُدا دی ابدی نجات دا تجربہ کیتا ہویا سی تے اوہناں دی نگاہ اوس ابدی میراث اُتے لگی ہوئی سی جیہڑی اوہناں نوں حاصل ہون والی سی۔ ایویں رسول اوس حقیقی خُدا نوں جاندے سن۔

انجیلاں دے وچ تے بدروحاں آپ یسوع مسیح نوں آکھدیاں نے پئی تُو خُدا دا پُتر ایں۔ تے تُو کیوں سانوں ویلے توں پہلاں عذاب وچ پاون آیا ایں۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی خُداوند یسوع مسیح دا اختیار بدروحاں دے اُتے ہے۔ بدروحاں خُداوند یسوع مسیح نوں جاندیاں سن تے اوہدے بارے دے وچ آکھدیاں سن پئی او خُدا دا پُتر اے۔ او عدالت کرے گا تے عدالت دا سارا اختیار یسوع مسیح دے کول اے تے او قُدرت رکھدا اے تے غالب آئے گا۔

ایہہ بدروحاں خُداوند یسوع مسیح دے بھیجے ہوئے رسولاں نوں وی جاندیاں سن۔ جیہڑے خُداوند یسوع مسیح دے ناں دی مُنادی کردے پئے سن۔ او خُداوند یسوع مسیح دے ناں توں ہر اِک نوں نجات دیندے پئے سن۔ پولس ، سیلاس، لوقا تے تیمتھیس باقاعدہ طور تے یسوع مسیح دے ناں دی منادی کردے پئے سن تے بہت سارے لوکی اوہناں دے کلام دے اُتے ایمان لیاوندیاں ہوئیاں نجات نوں حاصل کردے پئے سن۔ اعمال ۱۶ باب دی ۱۸ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

او بہت دِناں تیکر ایویں ای کردی رہی تے آخر پولوس رنجیدہ ہویا تے پھر کے اوس بدروح نوں آکھیا پئی میں تینوں یسوع دے ناں توں حُکم دیندا آں پئی ایہدے وچوں نکل جا تے او اوس ای گھڑی اوہدے وچوں نکل گئی۔

ایہہ بدروح گرفتہ لڑکی کئی دناں تیکر رسولاں دے پچھے پھرتی رہی تے اخیری پولوس نوں ایہہ گل پسند نہ آئی۔ تے اوہنے وی او ای کیتا سی جیہڑا خُداوند یسوع مسیح نے اپنی خدمت دے دوران کیتا سی۔ اوہنے کوئی جادوئی کم ہیں کیتا تے نہ ای کسے قسم دی لعنت کیتی سی سگوں صرف ایہہ آکھیا پئی میں تینوں یسوع مسیح دے ناں توں حُکم دیندا آں پئی اوہدے وچوں نکل جا۔ رسول خُداوند سوع مسیح دی خدمت نوں جاندے سن تے او اوس اختیار نوں رکھدے سن جیہڑا خُداوند یسوع مسح بدروحاں اُتے رکھدا سی۔ تے اوہناں نے خُداوند یسوع مسیح دے اوس اختیار نوں وی ورتیا سی۔

ایہہ لڑکی جیہڑی بدروح گرفتہ سی او جتھے جتھے پولس جاندا سی اوہدے پچھے جاندی سی۔ تے آکھدی سی پئی ایہہ بندے خپدا دے بندے نے جیہڑے تُہانوں نجات دی راہ دسدے نے۔ تے لِکھیا اے پئی او کئی دناں تیکر ایویں ای کردی رہی سی۔ بھاویں جے او سچ آکھدی سی پر پولس ایہہ جاندی سی پئی بدروح دی گواہی ٹھیک نہیں اے۔ تے او اوس لڑکی دی حالت تے افسوس کردا سی تے او دل دے وچ رنجیدہ سی پئی بدروح نے اوہنوں بہت دُکھی کیتا ہویا سی۔

اوہدے مالک اوہدے توں فائدہ چُکدے پئے سن تے اوہناں دا ایہہ کاروبار سی۔ تے ایویں پولوس خُداوند یسوع مسیح دے ناں توں اوس بدروح تے غالب آوندا اے۔ بھاویں جے او جو آکھدی سی او ٹھیک سی پر پولوس نوں ایہہ پسند نہیں آیا سی۔ کیوں جے لوکی اوہدیاں گلاں نوں سُندیاں ہوئیاں اوس بدروح نوں ہور زیادہ قبول کر لگن گے۔ ایس لئی پولس نے ایہہ مُناسب نہ جانیا سی پئی بدروح اوہناں دے آون دا پرچار کرے۔

غیر قوم دے لئی ایہہ ٹھیک نہیں سی کیوں ایہدے پچھے اوہناں دا دیوتا دا خیال سی جیہڑا پئی قُدرت رکھدا سی۔ او اوس دیوتے نوں مندے سن تے اوہناں دے نزدیک او بہت ای قابلِ احترام سی۔ ایویں اوہدی گواہی نوں قبول کرنا یونانی دیوتے دی حیثیت نوں قبول کرنا سی۔ کیوں جے خُداوند یسوع مسیح آپ قُدرت والا اے تے ساریاں شیواں اوہدے وسیلے دے نال پیدا ہوئیاں نے۔ ایویں او نجات دا بانی اے ہر اِک شے دا خالق تے مالک اے۔ ایویں پولس نے ایس گل نوں جاندیاں ہوئیاں اوہدی گواہی نوں ٹھیک نہ جانیا سی۔

اوہدیاں مالکاں دی کمائی دا انحصار اوہدے اُتے سی تے او کدی وی ایہہ نہیں چاہندے سن پئی ایویں ہوئے۔ پر پولس نوں اوس لڑکی دی نجات دی فکر سی۔ ایس ای لئی اوہنے اوہدی گواہی نوں مُناسب نہ جانیا کیوں جے ایہہ خُدا دے ولوں نہیں سی۔ ایس ای لئی پولس نے اوس لڑکی دے ول نوں دھیان

کردیاں ہوئیاں اوہنوں آکھیا پئی میں تینوں یسوع مسیح دے ناں توں حُکم دیندا آں پئی ایہدے وچوں نکل جا۔ تے او اوس ای گھڑی اوہدے وچوں نکل گئی۔ ایویں پولس رسول دے وسیلے دے نال اوس لڑکی نے اوس بدروح توں آزادی حاصل کیتی سی۔ او اِک نوی انسان بن گئی سی پر ایہہ اوہدیاں مالکاں دے لئی نُقصان سی کیوں جے او اپنیاں کماں تے گلاں توں لوکاں نوں حیران کردے سن تے کمائی کردے سن۔ اعمال ۱۶ باب دی ۱۹ توں ۲۱ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

جدوں اوہدیاں مالکاں نے ویکھیا پئی ساڈی کمائی دی اُمید جاندی رہی تے پولس تے سیلاس نوں پھڑ کے حاکماں دے کول چوک وچ کھچ لیائے۔ تے اوہناں نوں فوجداری دیاں حاکماں دے کول لے جا کے آکھیا پئی ایہہ آدمی جیہڑے یہودی نے ایہہ ساڈے شہر دے وچ کھلبلی مچاندے نے۔ تے اجیہاں رسماں دسدے نے جہناں نوں قبول کرنا تے عمل دے وچ لیانا سانوں رومیاں نوں روا نہیں اے۔

جدوں اوس لڑکی دیاں مالکاں نے ویکھیا پئی اوہناں دی کمائی دا زریعہ جاندا رہیا سی تے او بڑے غضبناک ہوئے سن۔ کیوں جے اوہدے نال اوہناں دا روزگار جڑیا ہویا سی تے اوہناں نے بہت ساریاں لوکاں نوں گُمراہ کیتا ہویا سی۔ ایہہ لڑکی آزاد ہو گئی سی پر اوہدی آزادی تے اوہدیاں مالکاں نے خُوش ہون دی بجائے ناراض ہونا شروع کر دِتا سی کیوں جے او اوہناں دی کمائی دا ذریعہ سی۔

او بہت ناراض ہوئے سن تے اوہناں نے پولس تے سیلاس نوں پھڑ کے حاکماں دے اگے پیش کیتا۔ تے ایہہ بیان کیتا جاندا اے پئی جدوں اوہناں نوں کھچ کے حاکماں دے کول چوک وچ لیائے تے اوہناں دے اُتے ایہہ الزام لگایا گیا سی پئی اوہناں نے غیر آئینی مذہب دا پرچار کیتا اے جیہڑا رومیاں دے لئی روا نہیں اے۔ تے رومی قانون دے ولوں ایہدی کوئی اجازت نہیں اے۔ ایتھے رسولاں دا مشنری پیغام ہور وی واضح ہُندا جاندا پیا سی۔ اوہناں نوں کوئی خوف نہیں سی کیوں جے اوہناں نوں پتہ سی پئی خُداوند اوہناں دے نال اے۔ تے ایہہ وی پئی خوشخبری دے لئی اوہناں نوں ایہناں دُکھاں نوں برداشت کرنا ضروری سی۔

ایس مشنری سفر دے وچ ایہہ پہلا موقع سی جدوں پولس تے سیلاس نوں مخالفت دا سامنا کرنا پیا سی۔ تے لوکی اوہناں دی مخالفت دے وچ بہت ای سخت ہو گئے سن۔ ایہہ جتھے پولس تے سیلاس نوں لے گئے سن او شہر دے وچکار سی۔ کسے وی رومی کالونی دے وچ دو حاکماں نوں یعنی مجسٹریٹ مُقرر کیتے جاندے سن جہناں دے اگے اوہناں نوں پیش کیتا گیا سی۔ اوہناں نوں رومی حکومت دے ولوں ایس کالونی دے انچارج دے طور تے مُقرر کیتا جاندا سی۔

خُداوند یسوع مسیح نوں وی مصلوبیت توں پہلاں رومی حاکم دے اگے پیش کیتا گیا سی۔ جدوں پیلاطُس نے یسوع مسیح دے وچ کوئی گُناہ نہیں پایا سی تے اوہنوں چھڈ دینا چاہیا سی۔ پر سردار کاہن

نے اوہنوں آکھیا پئی جے توں ایہنوں چھڈ دیویں تے تُو قیصر دا خیر خواہ نہیں اے۔ تے ایویں ایس گل نے اوہنوں مجبور کیتا سی پئی او یسوع مسیح دے لئی موت دے پروانے نوں جاری کرے۔

ایہہ لوکی وی کیوں جے رومی سن ایس لئی اوہناں نے ایس گل نوں ڈھال بنایا۔ تے کیوں جے رسول یہودی سی ایس لئی اوہناں نے ایس گل نوں کھلبلی ڈالنا آکھیا۔ تے اوہناں نے اہہ توقع کیتی سی پئی مجسٹریٹ اوہناں دے اُتے رومیاں نوں تنگ کرن دا مُقدمہ چلاوے۔ ایویں او تُلے ہوئے سن پئی رسولاں دے اُتے غیر آئینی مذہب دے پرچار دا مُقدمہ چلایا جاوئے۔

ایہہ پہلا الزام سی جیہڑا رسولاں دے اُتے لگایا گیا سی پئی او یہودی نے۔ تے کیوں جے یہودی قیصر دی پرستش نہیں کردے سن ایس لئی او اوہناں نوں سزا دوانا چاہندے سن۔ دوجہ گل مذہبی نہیں سگوں قانونی سی پئی او کھلبلی پانا چاہندے نے۔ دو ای مجسٹریٹ سن جہناں دے اگے رسولاں نوں پیش کیتا گیا سی تے الزام ایہہ سی پئی او غیر آئینی مذہب دا پرچار کردے پئے نے۔ اوہناں دا مطلب ایہہ سی پئی ایہہ رومی کالونی اے تے ایہہ پرچار کرن والے یہودی نے تے اوہناں نوں ایس گل دے لئی سزا دِتی جاوئے۔ حالانکہ او پہلاں ای یہودیاں دے نال پائے جاون والے اپنے مذہبی فرق توں واقف سن۔ پئی یہودی جیوندے خُدا نوں مندے نے تے اوہناں نوں رومیاں دے نال کوئی سروکار نہیں اے۔

اوہناں نوں جیہڑی گل نے غضناک کیتا سی او ایہہ سی پئی رسولاں نے اوس لڑکی دے وچوں بدروح نوں کڈھ دِتا سی جیہڑی اوہناں دے کاروبار دا ذریعہ سی۔ اوس بدروح نوں یسوع مسیح دے ناں توں کڈھیا گیا سی تے او یسوع دے خلاف سن۔ ایس لئی او اوہناں اُتے غضبناک ہوئے تے اوہناں نوں کھِچدیاں ہوئیاں شہر دے چوک وچ لے آئے تے اوہناں نوں حاکماں دے اگے پیش کیتا سی۔

ایہہ ہجوم تے جِنے وی لوکیا وہناں دے نال سن او ایس گل دی گواہی دیندے سن واقعی ای اوہناں نے ایویں کیتا اے۔ تے ایویں او رسول لوکاں دے خلاف ہو گئے سن تے اوہناں دے اُتے ایہہ الزام لگایا پئی او قیصر دے خیرخواہ نہیں تے او روم قانون دے خلاف رومی شہریاں نوں تنگ کردے پئے نے۔ اعمال ١٦ باب دی ٢٢ آیت ایہہ بیان کردی اے:

تے عام لوک وی اتفاق کردیاں ہوئیاں اوہناں دی مخالفت کرن تے راضی ہوئے تے فوجداری دیاں حاکماں نے اوہناں دی کپڑے پھاڑدیاں ہوئیاں اوہناں نوں اُتار کے بینت لگاون دا حُکم دِتا سی۔ لوکی وہدا چڑھا کے اوہناں اُتے الزام لگاون لگے سن پئی او کھلبلی پاوندے نے تے او یہودی نے۔ یعنی او رومیاں نوں تنگ کردے نے۔ حاکماں نے اوہناں نوں کپڑے اُتار کے بنت لگاون دا حُکم دِتا۔ ایویں پولس تے سیلاس نوں پہلاں بینت لگائے گئے تے فیر اوہناں نوں قید دے وچ پا دِتا گیا سی۔

ایویں اوہناں نوں مذہبی تے مُعاشرتی لحاظ دے نال مجرم قرار دینٖدیاں ہوئیاں اوہناں نوں سزا دوائی سی۔ اوتھے دی عوام تے اوس لڑکی دے مالک اوہناں دے بے حد خلاف ہو گئے سن۔ تے اوہناں نوں پولس تے سیلاس دی سزا تے وی بڑی خُوشی سی۔ اعمال ۱۶ باب دی ۲۳ تے ۲۴ آیت دے وچ ایویں لِکھیا ہویا اے:

تے بہت سارے بینت لگوا کے اوہناں نوں قید خانے دے وچ سُٹیا تے داروغے نوں تاکید کیتی پئی بڑ ہوشیاری دے نال اوہناں دی نگرانی کرنا۔ اوہنے ایویں دا حُکم پاوندیاں ہوئیاں اوہناں نوں اندر دے قید خانے دے وچ پا دِتا تے اوہناں دے پیر کاٹھ وچ ٹھونک دِتے سن۔

پولس تے سیلاس نوں قید خانے دے وچ پا دِتا گیا سی۔ مجسٹریٹ کیوں جے آئینی تے سیاسی نگران سن ایس لئی اوہناں دے حُکم دی تعمیل کردیاں ہوئیاں اوہناں نے پولس تے سیلاس نوں سزا دینٖدیاں ہوئیاں قید کر دِتا سی۔ اوہناں نوں بینت لگاوندیاں ہوئیاں قید کر دِتا گیا سی تے داروغے نوں ایہہ حُکم جاری کیتا گیا سی پئی اوہناں دی ہوشیاری دے نال نگرانی کرے۔ کیوں جے او اوس شہر دے نال تعلُق نہیں رکھدے سن باہروں سن ایس لئی اوہناں دے اُتے خصوصی نگرانی دا حُکم جاری کیتا گیا سی۔ تے عام مُجرم توں زیادہ اوہناں نوں سزا دِتی گئی تے ذلیل کیتا گیا سی۔

رسولاں دی سزا صرف ستاا جانا نہیں سی سگوں اوہناں دے کپڑے اُتار کے اوہناں نوں بینت لگائے گئے سن۔ تے فیر اوہناں نوں قید کردیاں ہوئیاں اوہناں دے پیراں نوں کاٹھ دے وچ ٹھونک دِتا گیا سی۔ رسول ایہناں دُکھاں نوں خُدا دے جلال دے لئی برداشت کردے پئے سن۔ او نجات یافتہ سن تے اوہناں نوں خدمت دے لئی بُلایا گیا سی تے او اوہناں ساریاں دُکھاں نوں برداشت کرن دے قابل ہوئے سن۔ خُدا ہر طرح دیاں مُسافتاں تے حالات دے وچ اوہناں دے نال رہیا سی۔ تے او شب و روز اوہناں دی حفاظت کردا رہیا سی۔ جدوں اسی خُداوند خُدا دے حضور دے وچ وفاداری دے نال چلدے آں تے او سانوں سرفراز کردا اے تے سانوں مُشکلاں توں بچاوندا اے تے محفوظ رکھدا اے۔

کدی کدی سانوں مُشکلاں دی سمجھ نہیں آوندی اے پئی اسی کہ کرئیے پر خُدا ساڈے نال رہندا اے تے ساڈی مدد کردا اے۔ تے ایویں ساڈیاں حیاتیاں دے وچ اوہدا ناں جلال پاوندا اے۔

خُدا دی ایہہ مرضی سی پئی پولوس تے سیلاس بتونیہ دے وچ کلام نہ سُناون۔ خُدا نے اوہناں نوں فلپی دے وچ جاون دا موقع دِتا سی۔ اوہناں نے ساریاں دُکھاں نوں برداشت کرن دے باوجود وفاداری دے نال خُدا دے کلام دی خدمت کیتی سی۔ ایہدا نتیجہ ایہہ ہویا سی پئی لُدیہ ایمان لیائی سی تے اوس بدروح گرفتہ لڑکی نے وی رہائی پائی سی۔ ایہہ رسولاں دی کامیابی سی پئی اوہناں دی خدمت دے نال دو لوکاں نے نجات پائی سی۔

ہُن دونویں ای رسول قید خانے دے وچ سن تے فلپی دے داروغہ نوں حُکم دِتا گیا سی پئی اوہناں دی کڑی نگرانی کیتی جاوئے۔

ایہہ رسولاں دی غیر قوماں دے وچ وڈی کامیابی سی۔ بھاویں جے ساڈیاں حیاتیاں دے وچ کئی واری بہت ساریاں مُشکلاں تے دُکھ آوندے نے پر خُدا ساڈی مدد کردا اے تے سانوں سنبھالدا اے۔ ایہدے نال ای اسی اپنی اج دی گل بات نوں مُکاوندیاں ہوئیاں خُدا دے حضور حاضر ہُندے آں تے دُعا منگدے آں۔

اے خُداوند خُدا اسی تیرا شُکر ادا کردے آں تیرے جیوندے کلام دے لئی جہدے وسیلے دے نال اسی برکت پاوندے آں۔ اسی تیری بے حد محبت تے پیار دے لئی تیرے بے حد شُکر گُذار آں۔ تیرے پاک کلام دے سببوں ساڈیاں حیاتیاں دے وچ تبدیلی آوندی اے۔ اسی تیرے حیاتی بخش کلام دے لئی تیرے بے حد شُکر گُزار آں۔ او سارے جیہڑے تیرے کول آنا چاہندے نے تے تیری تلاش کردے پئے نے اوہناں دیاں حیاتیاں نوں چھُو۔ اوہناں دیاں دلاں نوں پاک کردیاں ہوئیاں اوہناں دیاں پاپاں نوں مُعاف کر۔ اسی اپنی شخصی حیاتی دے لئی وی تیرا شُکر ادا کردے آں پئی تُو سانوں نجات عطا کیتی اے۔ اسی تیرے توں برکت چاہندے آں پئی اسی اپنیاں حیاتیاں توں تیرے ناں نوں جلال دیوئیے۔ منت کردے آں پئی اوہناں ساریاں نوں برکت دے جیہڑے تیرے توں وکھ نے تے اوہناں دے

اُتے رحم کر پئی او تیرے اُتے ایمان لیاون۔ بخش دے پئی اسی تیرے ناں دی تعریف کریئے تے ساڈیاں حیاتیاں تیرے ناں دے جلال دے لئی مخصوص ہون۔اسی تیری مدح سرائی کریئے کیوں جے تُو ساڈا خالق ایں۔ اسی تیری خدمت وفاداری دے نال کر سکیئے تے تیرے توں برکتاں نوں حاصل کریئے۔ تاں پئی اسی تیری رفاقت توں خوشی شادمانی نوں حاصل کریئے۔ اسی تیرے توں منت کردے آں پئی باقی دیاں سبقاں دے وچ وچ ساڈے نال رہ تے ساڈی مدد راہنمائی کر۔ اسی ایہہ سارا کُجھ تیرے سوہنے پُتر اپنے خُداوند یسوع مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں منگدے آں، آمین